REGISTRED WITH THE REGISTER OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO.R.N 61157-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٭ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ٭ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP -23

جلد ۴۴ — شمارہ ۲۷

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:
بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

۷؍صفر ۱۴۱۶ ہجری ۔ ۶؍وفا ۱۳۷۴ ہش ۔ ۶؍جولائی ۱۹۹۵ء

اخبارِ احمدیہ

لندن ۴؍وفا (ایم ٹی اے)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں اور خصوصی حفاظت کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ. مَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَبَارِکْ فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ ۔

وہ دن آتے جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے روشن نشانوں کے ساتھ تمام پردے اٹھاتا جاتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

”وہ دن آتے جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے روشن نشانوں کے ساتھ تمام پردے اٹھاتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ وہ زبردست ہاتھ دکھا دیگا تو پھر کہاں تک لوگ برداشت کر سکیں گے۔ آخر ان کو ماننا پڑے گا کہ حق اسی میں ہے جو ہم کہتے ہیں۔ ہمارے مخالف جو ہمارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں دراصل ہمارے ساتھ لڑائی نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کر رہے ہیں اور کون ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ لڑائی میں کامیاب ہو؟

مخفی گناہوں سے بچنے کی تلقین

فرمایا۔ ”جب کوئی مصائب میں گرفتار ہوتا ہے تو قصور آخر بندے کا ہی ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا تو کوئی قصور نہیں۔ بعض لوگ بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور انسان تعجب کرتا ہے کہ اس پر کوئی تکلیف کیوں وارد ہوئی یا کسی نیکی کے حصول سے یہ کیوں محروم رہا لیکن دراصل اس کے مخفی گناہ ہوتے ہیں جنہوں نے اس کی حالت یہاں تک پہنچائی ہوئی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ بہت معاف کرتا ہے اور درگذر فرماتا ہے۔ اس واسطے انسان کے مخفی گناہوں کا کسی کو پتہ نہیں لگتا۔ مگر مخفی گناہ دراصل ظاہر کے گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں۔ گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے۔ بعض موٹی بیماریاں ہیں ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے مگر بعض ایسی مخفی بیماریاں ہیں کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامنگیر ہو رہا ہے۔ ایسا ہی تپ دق ہے کہ ابتداء میں اس کا پتہ نہیں لگ سکتا یہاں تک کہ بیماری خوفناک صورت اختیار کرتی ہے۔ ایسا ہی انسان کے اندرونی گناہ ہیں جو رفتہ رفتہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے رحم کرے۔ قرآن شریف میں آیا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا (الشمس:۱۰) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ لیکن تزکیہ نفس بھی ایک موت ہے۔ جب تک کہ کل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ ہر ایک شخص میں کسی نہ کسی شر کا مادہ ہوتا ہے وہ اس کا شیطان ہوتا ہے۔ جب تک کہ اس کو قتل نہ کرے کام نہیں بن سکتا۔“

تکبر بڑا گناہ ہے

”سب سے اول آدم نے بھی گناہ کیا تھا اور شیطان نے بھی مگر آدم میں تکبر نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اس کا گناہ بخشا گیا۔ اسی سے انسان کے واسطے توبہ کے ساتھ گناہوں کے بخشے جانے کی امید ہے لیکن شیطان نے تکبر کیا اور وہ ملعون ہوا۔ جو چیز بنی انسان میں نہیں متکبر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔ انبیاء بہت سے ہنر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہنر سلب خودی کا ہوتا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔

(ملفوظات جلد پنجم طبع جدید ۲۱۵ تا ۲۶۷)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ ردفا ۱۳۷۴ ہش

مشترکہ سول کوڈ کی پکار — اور — حقیقت پسندانہ جائزہ
(۳)

علاوہ اس کے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جہاں تک پرسنل قوانین کا تعلق ہے ایک ہی لاٹھی سے سب کو ہانکنا ہرگز ممکن نہیں ۔ مذاہب تو درکنار بعض اقوام کے بعض ایسے معاشرتی رواج ہیں کہ ان کو کبھی چھوڑا جانا ممکن نہیں ہے ۔ یہی وجہ ہے بانی اسلام حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اور عیسائیوں یہودیوں اور مشرکین سے معاہدات فرمائے تو اس قانون کے مطابق سلوک کیا جاتا تھا جو وہ اپنے پر نافذ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ عیسائیوں سے ان کی انجیل یہودیوں سے تورات اور مشرکین سے اپنے معاشرتی رواجوں اور قوانین کے مطابق سلوک ہوتا تھا اور مسلمانوں کا قرآن مجید کے پیش کردہ الہامی اصولوں کی روشنی میں فیصلہ ہوتا تھا ۔ مختلف اقوام کے درمیان قوانین کو نافذ کرنے کا یہی ایک عمدہ اور حقیقی حل ہے ۔ ورنہ جس قانون کو اپنے پر نافذ کرنے کے لئے دل تسلیم نہ کرے ، اسے کس طرح کسی پر ٹھونسا جا سکتا ہے ۔ یہ امر نہ تو انسانی عقل کے مطابق ہے اور نہ ہی انصاف کے تقاضوں پر پورا اترتا ہے ۔

بالآخر یہ لکھنا بھی ضروری ہے کہ بعض دفعہ ظاہر نظر سے دیکھنے والوں کو قرآن مجید کے بعض اصولوں پر اعتراض نظر آتا ہے اور متعصب اس کی خوب چرچا کرتے ہیں ۔ مثال کے طور پر گذشتہ دنوں شاہ بانو کیس کو اچھال کر یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی کہ اسلام عورت پر ظلم کرتا ہے کیونکہ ایک طلاق شدہ عورت کے لئے اسلام میں کسی طرح کے نان و نفقہ کا انتظام نہیں کیا گیا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جب اسلام شادی کو ایک CONTRACT کے طور پر تسلیم کرتا ہے اور جس کا مکمل رجحان اور قانونی نفاذ اب ہندو لاء میں بھی نظر آتا ہے ۔ تو طلاق کا مطلب ہوا CONTRACT کا خاتمہ اسی صورت میں کیا مرد پر ظلم نہیں ہوگا کہ CONTRACT ٹوٹ جانے پر بھی وہ عورت کے نان و نفقہ کا ذمہ دار رہے جبکہ طلاق کے بعد اس کے حقیقی ذمہ دار اس کے ماں باپ اور بھائی بہن یا دیگر رشتہ دار بن جاتے ہیں اور جس کا کوئی نہ ہو تو حکومت وقت ایسی عورتوں کی ذمہ دار بن جاتی ہے جس طرح آج بھی لاوارث اور بوڑھے لوگوں کو پنشن دی جاتی ہے ۔ اور پھر کیا یہ بات ایک عورت کی عزت و وقار کو ٹھیس پہنچانے والی نہیں کہ جس مرد سے اس کا تعلق ٹوٹ گیا ہے وہ پھر بھی اس کے ٹکڑوں کی منتظر رہے اسلام تو عورت ذات کی عزت ۔ اور اس کی قدر و منزلت کا ضامن ہے اور ہمیں یقین ہے کہ جلد یا دیر جب اسلام کے اس سنہری خلیفہ کی سمجھ آجائے گی تو طلاق کے بعد نان و نفقہ کے قانون کو توڑنا ہی پڑے گا ۔

اس موقعہ پر ہم یہ کہنے سے بھی نہیں رک سکتے کہ قرآن مجید کی سنہری تعلیمات پر متعصبین و منافقین کے آئے دن کے اعتراضات میں سے اکثر خود بے عمل مسلمانوں اور ان کے ملاؤں کی طرف سے متعصبین کے منہ میں دیئے گئے نوالے ہیں ۔ مثال کے طور پر ایک ہی مجلس میں اسلامی تعلیم کے خلاف تین طلاق کی منظوری دے دینا ۔ لاوارث مطلقہ عورت کے لئے مسلمانوں اور ان کے بے عمل لیڈروں کے پاس نان و نفقہ کا کوئی انتظام نہ ہونا اور بلاوجہ و بلا مقصد ایک سے زائد شادیاں کر کے معصوم عورت سے نہ صرف انصاف کو ترک کرنا بلکہ ظلم پر ظلم کرنا ۔ کیا یہ وہ غیر اسلامی طریقے نہیں جن کی وجہ سے دشمنان اسلام کو اسلام پر اعتراضات کرنے کے مواقع ملتے ہیں پس اسلام کی اکمل و اتم تعلیم کا تو کوئی قصور نہیں اور اگر قصور ہے تو موجودہ دور کے بے عمل مسلمانوں اور مذہب کے ٹھیکیدار مولویوں کا ۔

سوال یہ ہے کہ یہ بدقسمتی کیوں پیدا ہوئی ؟ اور اس کا حل کیا ہے ؟ ؟ اس کا دو ٹوک جواب یہی ہے کہ یہ بدقسمتی صرف اور صرف خدا کی طرف سے آنے والے مامور کو شناخت نہ کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے ۔ وہ مامور جس کی آمد کی اطلاع سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی و مسیح کے نام سے دی تھی اس کو شناخت نہیں کیا گیا ۔ مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ کر اپنے اپنے مطلب کے مطابق قرآن مجید کی تفاسیر کرنے لگے حالانکہ قرآن مجید کی صحیح تفسیر بھی وہ خدا ہی سمجھا سکتا ہے جس نے اس قرآن کو نازل فرمایا تھا ۔ اور وہ صحیح تفسیر اس دور کے تقاضوں کے مطابق مامور زمانہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سکھائی ہے اور آج یہی ایک خادم قرآن ہے جس کے سامنے اپنے و پرائے سب انگشت بدنداں ہیں ۔

آیئے اس مامور کو شناخت کیجئے تب آپ نہ صرف دشمنان اسلام کے حملوں سے بچ جائیں گے بلکہ علم و معرفت کی روشنی سے منور اسلام کی تائید میں ایسے جواب دے سکیں گے جس سے ہر دشمن اسلام کے دانت کھٹے ہو جائیں گے اور سعید روحوں کو اسلام کی راحت بخش چھت کے نیچے پناہ لئے بغیر چارہ نہ رہے گا ۔ وباللہ التوفیق

(منیر احمد خادم)

درخواست دعا

○ — مکرم اکرام الحق صاحب جتالہ آف یو ۔ ایس ۔ اے اعانت بدر میں دس ڈالر کا چیک ارسال کرتے ہوئے اپنے پوتے عزیز کامران بعمر ۲½ سال جو انتہائی بیمار اور ہسپتال میں داخل ہے ڈاکٹر کینسر کا علاج کر رہے ہیں نیز عزیز مکرم دانیال چوہدری جو بہت علیل ہے (عزیز سلمہ اللہ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت ساہیوال کا نواسہ ہے) ان دونوں بچوں کی معجزانہ طور پر حصول شفا پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

(ادارہ)

ارشاد نبوی
الامانۃ غنی
امانت داری عزت ہے
(منجانب)
یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالب الدعا
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۲ امیسنگو لین کلکتہ ۱۰۰۰۰

یاقی پولیمرز
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
کلکتہ ۲۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبر
43-4028-5137-5206

خطبہ جمعہ

دنیا کی چالاکیوں سے عاری شخص جو متقی ہو اس کے کام میں ہمیشہ زیادہ برکت ہوتی ہے بہ نسبت ایک تقویٰ سے عاری چالاک شخص کے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۹۵ء مطابق ۲۸ شہادت ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج تین ملکوں میں ملکی سطح پر کچھ جلسے اور اجتماعات ہو رہے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان کے ذکر سے اس خطبے کا آغاز ہو۔ سب سے پہلے تو سری لنکا کی جماعت کی طرف سے درخواست ہے کہ تیس اپریل کو ان کا سالانہ جلسہ منعقد ہو گا۔ اسی طرح تمام سری لنکا کی لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بھی انتیس تاریخ کو شروع ہو رہا ہے تو ان دونوں کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ سری لنکا کی جماعت تو اگرچہ چھوٹی ہے اور باہمت ہے مگر بار بار بعض دشمنوں کی طرف سے مشکلات پیش آتی ہیں اور حال ہی میں وہاں ایک مرکز پر حملہ کیا گیا، اس کو جلایا گیا وہاں بعض احمدیوں کو زدو کوب کیا گیا تو اس لحاظ سے بھی دعا کے محتاج ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہمت عطا فرمائے اور جن نیک کاموں کو بڑے عزم کے ساتھ انہوں نے جاری کیا ہے، استقلال کے ساتھ اس پر ان کو ثبات قدم بخشے۔

اب جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے بھی درخواست ملی ہے کہ آج اٹھائیس اپریل کو ان کی مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے۔ اب جو مجلس شوریٰ کا نظام ہے یہ خدا کے فضل سے کافی پھیل گیا ہے اور مستحکم ہو گیا ہے۔ ابتداء میں ان جگہوں میں غلطیاں بھی ہوتی تھیں اور ایسی جگہ مثلاً جرمنی ہے جہاں کثرت سے پاکستان سے مختلف علاقوں سے بھی احمدی آ کے آباد ہوئے ہوئے ہیں، خیال یہ تھا کہ ان کو شوریٰ کا تجربہ ہو گا اس لئے وہ وہاں غلطیاں نہیں کریں گے مگر الحمد للہ کہ وقت پر یہ بات سامنے آ گئی کہ اکثر وہ لوگ شوریٰ میں شامل ہوئے جن کو پاکستان میں کبھی شوریٰ میں کبھی جانے کا اتفاق ہی نہیں ہوتا تھا۔ اسی لئے محض یہ ظن کہ پاکستان سے آئے ہیں وہ اپنے جرمن بھائیوں کی بھی تربیت کریں گے یہ سچا ثابت نہ ہوا، سابقہ بات میں کر رہا ہوں۔ اور ان کے مقابل پر جو جرمن احمدی تھے انہوں نے بہت بہتر نمونے دکھائے۔ اس لئے کچھ مجھے بعض دفعہ ناراض بھی ہونا پڑا۔ بعضوں کو بعض عہدوں سے فارغ کرنا پڑا، اور اب میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ان کی مجلس شوریٰ کا نظام بلوغت کو پہنچ گیا ہے اس میں پختگی پیدا ہو گئی ہے، مشورے نیک اور تقویٰ کے مطابق دیتے ہیں، کوئی یہ احساس نہیں کہ فلاں میرے دوست نے یہ بات کی ہے اس لئے اس کی تائید کی جائے اور یہی وہ تقویٰ ہے جو دراصل جماعت کی زندگی کا ضامن ہے جماعت کی روح اس تقویٰ میں ہے۔

اگر شوریٰ کے نظام کو ہم بڑی احتیاط کے ساتھ جاری کر دیں، اس میں جتنے بھی تقویٰ سے ہٹے ہوئے رجحانات داخل ہونے کا امکان ہے ان رجحانات کے رستے بند کر دیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت بہت تیزی سے ترقی کرے گی اور جب میں کہتا ہوں کہ رجحانات ہیں تو یہ رجحانات ہر انسان کی ذات میں دبے ہوئے ہیں اور جب تک انسان کی ذات متقی نہ ہو اس وقت تک وہ مجلس شوریٰ میں جا کر ایسا انسان اس کے اندر تقویٰ کے معیار کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ جہاں بھی اختلاف رائے ہو، جہاں اس بات کا امکان ہو کہ کسی شخص کے سپرد کوئی ذمہ داری کی جائے گی، جہاں مختلف مالی امور کے خرچ کے مسائل بھی ہوں وہاں انسان کے ساتھ جو بشری تقاضے لگے ہوئے ہیں وہ ضرور کوئی نہ کوئی رخنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے احتیاط کی ضرورت ہے ہر انسان کو اپنا نگران خود ہونا پڑے گا۔ مگر جہاں تک نظام جماعت کے نگران ہونے کا تعلق ہے خدا کے فضل سے وہ تقاضے ہم بہت حد تک پورے کر چکے ہیں اور پورے کرتے رہیں گے۔ جو میں نے پہلی بات کہی تھی کہ اب بلوغت کو پہنچ گیا ہے نظام، یہ اس پہلو سے کہی تھی۔

آج ہی چونکہ ایک اور ملک کی بھی مجلس شوریٰ ہو رہی ہے، آئیوری کوسٹ کی۔ ان کی جماعت کا جلسہ ہے اور غالباً اس کے بعد انتخابات بھی اسی سال ہوں گے۔ اور مجلس شوریٰ کی کارروائی بھی ہو گی اس لئے ان کو بھی پیش نظر رکھ کر کچھ نصیحتیں کرنی ہیں۔

جرمنی کی جماعت کو میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ نظام کے لحاظ سے یہ معاملہ بہت سدھر چکا ہے اور اپنی بلوغت کو پہنچ گیا ہے، لوگ سمجھ چکے ہیں کہ کس حد تک مجلس شوریٰ میں شامل ممبران کو آزادی ہے کس حد تک خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ شریعت ان کے ہاتھ روکتی ہے کہ آگے نہیں بڑھنا، ان کی زبان پہ قدغن لگاتی ہے کہ اس سے آگے نہ بڑھو، یہ جو امور ہیں ظاہری نظم و ضبط کے اس لحاظ سے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب معاملہ پوری طرح نظم و ضبط کے دائرے میں آ چکا ہے اور سب لوگ سمجھ گئے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے حقوق کا پتہ ہے، ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کا پتہ ہے اور اب میرے نزدیک انشاء اللہ جرمنی جیسے ملک میں کوئی یہ جرات نہیں کر سکتا کہ نظام کی بے حرمتی کرے اور کھڑے ہو کر بعض ایسی باتوں پر اصرار کرے جن کا کہنے کا اس کو حق نہ ہو یا امیر کے سامنے گستاخانہ رویہ اختیار کرے یا اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے یہ باتیں تو انشاء اللہ وہاں نہیں ہوں گی اور مجھے امید بھی ہے، دعا بھی ہے کہ آئندہ کبھی ایسی باتیں نہ ہوں۔

لیکن جو انسان کے اندر چھپا ہوا باغی ہے، انسان کے اندر چھپا ہوا خود غرض آدمی ہے وہ تو ہر جگہ رہتا ہے اور جب تک اس مقام پر نہ پہنچ جائے جہاں اللہ اس کی حفاظت فرماوے اس وقت تک اس سے ہمیشہ خطرات لاحق ہوتے ہیں چنانچہ چند سال پہلے مجھے مجلس شوریٰ مرکزیہ جو ربوہ میں منعقد ہو رہی تھی

یعنی پاکستان کی مجلس شوریٰ جو ربوہ میں منعقد ہو رہی تھی اس کی رپورٹیں کچھ ملیں اس پر میں نے ان سے ریکارڈنگ منگوائیں۔ اور مجھے بہت اس بات سے دھکا لگا کہ اتنی لمبی تربیت یافتہ لوگوں کی موجودگی میں پھر بعض لوگوں نے ٹیڑھی سوچیں داخل کر دی تھیں۔ بعض ٹیڑھے مطالبے شروع کر دیئے تھے تو نظم و ضبط کے لحاظ سے اطمینان اپنی ذات میں کافی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مجلس شوریٰ کی اجتماعی شخصیت اس میں شامل ہونے والوں کی شخصیت کا مجموعہ ہے۔ اگر اس میں شامل ہونے والوں کی سوچیں غیر متقیانہ ہوں اور ان کی نگرانی اچھی نہ ہو تو کسی وقت بھی وہ مجلس کا مزاج بگاڑ سکتے ہیں۔ اس پہلو سے جو ممبر بنتے ہیں ان پر بھی گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے اس نظام پر بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے جس نظام سے کوئی منتخب ہو کر مجلس شوریٰ تک پہنچتا ہے۔ ان خطرات کے پیش نظر آخری اختیار مرکز کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے چاہے تو وہ انتخاب کے مشورے قبول کرے، چاہے تو نہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہلو سے جماعت کی تربیت بہت عمدہ ہو چکی ہے کہ اگر ان کو یہ علم ہو کہ مرکز سے کسی نام کی نامنظوری آئی ہے تو قطعاً دل میں میل نہیں لاتے اور سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ تو جو اجتماعی تقویٰ کا معیار ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بلند ہے لیکن انفرادی طور پر جب انتخاب کے ووٹ دیئے جاتے ہیں تو بسا اوقات تعلقات جنبہ داریاں، رشتے داریاں، دوستیاں وہاں ووٹوں پر اثر انداز ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر وہاں یہ زیادہ خطرناک صورت حال پیدا کرتی ہیں جہاں جماعتوں میں بعض گروہ بندیاں ہو گئی ہوئی ہوں۔ بعض خاندانوں کی بعض دوسرے خاندانوں سے لڑائیاں ہوں۔ بعض خاندانوں کی بعض دوسرے خاندانوں سے چپقلش چل رہی ہو۔ ایسی صورت میں یا صدر جماعت جس کو مقامی جماعت کا صدر کہتے ہیں وہ اگر نااہل ہو تو اس کی نااہلی کی وجہ سے بھی بعض دفعہ افتراق پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اپنے نیچے قوم کو متحد رکھنا یہ مختلف صلاحیتوں کا تقاضا کرتا ہے اور بعض دفعہ صدروں میں وہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ سب کو ایک خاندان کی طرح ساتھ لے کر چلیں۔ اس لئے ان کی نااہلی کے نتیجے میں بھی بعض دفعہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بعض دوست اس صدر کے قریب ہیں اور بعض نسبتاً دور ہیں۔ اور یہ تاثرات ضروری نہیں کہ صحیح ہوں بعض فتنہ پرداز ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ان تاثرات کو ہوا بھی دیتے ہیں۔ اور اس طرح پھر افتراق پیدا کر دیتے ہیں۔ تو کمزوری جو صدر کی نظم و ضبط کی کمزوری یا اس کے ذہن کی روشنی کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے اس کو بدنیتوں کے اندھیرے اور زیادہ گہرا کر دیتے ہیں اور لوگ صفائی سے پھر حالات کو دیکھ نہیں سکتے اور اندھیرے کے نتیجے میں ہمیشہ غلط فیصلے ہوتے ہیں۔ پھر یہ تو مختصر اس کا پس منظر ہے۔

جو خلاصہ کلام ہے وہ یہ ہے کہ بسا اوقات جب انتخاب ہو رہے ہوتے ہیں وہاں اس قسم کی مخفی جنبہ داریاں اور تعلقات کے اثرات اپنا اثر دکھا رہے ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ جو شخص منتخب ہو وہ پوری طرح تقویٰ کے تقاضوں کے پیش نظر منتخب نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے منتخب ہوا ہو۔ یہ سب احتمالات اپنی جگہ مگر اگر ان باتوں کو خود فتنے کا موجب بنا دیا جائے تو اس سے بھی بڑا فتنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ چونکہ یہاں ایسی باتیں چلتی ہیں اس لئے جو منتخب عہدیداران ہیں وہ تقویٰ سے گرے ہوئے ہیں اس لئے ہم ان سے تعاون نہیں کریں گے تو یہ پھر فتنہ نہیں بلکہ شیطانی ہے جس شیطانی کو روکنے کے لئے ہم فتنوں کے رستے روکتے ہیں یہ وہی شیطانی ہے یعنی بالآخر نظام جماعت سے انسان باغی ہو جائے پس نیکی کے نام پر بدی پھیلانے والی

بات ہے۔ یہ وضاحت بہت ضروری ہے کہ جن ملکوں میں انتخابات ہوتے ہیں یا مجلس شوریٰ ہو رہی ہے وہاں اس پہلو سے ابھی بہت زیادہ نگرانی اور بار بار نصیحت کی ضرورت ہے۔ اوّل تو یہ بہت اہم بات ہے کہ اپنے ووٹ دیتے وقت قرآن کریم کی اس نصیحت کو پیش نظر رکھیں کہ یہ امانت ہے اور امانت کو اس کے حقدار کو دیا کرو اس کے سوا اور کوئی شرط نہیں ہے۔ جو قرآن کریم نے اسلامی ڈیما کریسی کی تصویر کھینچتے ہوئے بیان فرمائی ہے۔ جب بھی تم ووٹ ڈالو تو اس کو ووٹ دو جو تقویٰ کے لحاظ سے حق دار ہو اور غیر حق دار کو ووٹ نہیں دینا۔ اس مضمون پر مختلف پہلوؤں سے قرآن کریم کی آیات روشنی ڈالتی ہیں اور واضح کر دیتی ہیں کہ مومن وہ ہے جو قریب ترین رشتے داریوں کا بھی لحاظ نہیں کرتا جب خدا کی خاطر اسے بات کہنی ہو۔ چنانچہ شہادت کے ضمن میں فرماتا ہے کہ شہادت کے وقت تو مومن کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ رشتے داروں کی رعایت تو درکنار خود اپنے خلاف گواہی دینے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اپنی ذات پر اپنے قریب ترین لوگوں کے خلاف گواہی دینے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ وہ تقویٰ کا معیار ہے جو اسلام قائم کرتا ہے اور اس معیار کی رو سے جب بھی انتخابات ہوں وہاں اگر باپ کو بھی ایک بچہ اہل نہیں سمجھتا تو اس کا فرض ہے کہ باپ کے خلاف اپنا ووٹ ڈالے اور کسی کا حق نہیں ہے کہ اپنے کسی رشتہ دار یا دوست کو بعد میں اس بات کا طعنہ دے کہ فلاں وقت تم نے میرے حق میں ووٹ نہیں دیا۔

اگر شوریٰ کے نظام کو ہم بڑی احتیاط کے ساتھ جاری کر دیں، اس میں جتنے بھی تقویٰ سے ہٹے ہوئے رجحانات داخل ہونے کا امکان ہے ان رجحانات کے رستے بند کر دیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت بہت تیزی سے ترقی کرے گی۔

یہ وجوہات میں کہہ رہا ہوں اس کی جگہ سے مجھے اطلاع ملی کچھ دن ہوئے اور اسی وجہ سے میری توجہ اس طرف پھری کہ ووٹ انتخاب کے بعد جو ایک شخص ہار گیا اس کو پتہ چلا کہ اس کے قریبی رشتہ داروں نے اس کے خلاف ووٹ ڈالے تھے تو ان کے گھر گیا۔ وہاں بڑا اس نے شکوے شکایتیں کیں کہ تم لوگ کیا چیز ہو میرے عزیز رشتہ دار ہو کے تم لوگ ہی مجھے لے ڈوبے حالانکہ یہ ان کو لے ڈوبنے والا تھا۔ وہ بچ گئے ہیں اللہ کے فضل سے الٹا قصہ ہے۔ تو جہاں بھی انتخابات میں تعلقات، رشتے داریاں وغیرہ اثر انداز ہوں گی۔ وہاں نظام جماعت کی زندگی پر حملہ ہوگا۔ اسی حد تک نظام جماعت بیمار ہوگا اور بیمار صحت مند وجود میں بڑا فرق ہوا کرتا ہے۔ نچلی سطح پر آپ اپنی صحت درست کر لیں۔ تو جماعت کی جو اجتماعی طاقت ہے اس میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا اور یہ کوئی فرضی باتیں نہیں ہیں، عین حقیقت کی باتیں ہیں سو فی صد درست ہیں۔ ہر قطرہ احمدیت کا جو یہ سمندر بنا رہا ہے وہ قطرہ صالح ہونا چاہیئے۔ اگر وہ صالح ہو جائے تو سمندر صالح رہے گا۔ اگر اس میں آمیزش آ جائے گی تو اسی حد تک سمندر کا پانی غیر صحت مند ہوتا چلا جائے گا۔

پس انتخابات کے وقت جو عہدیداران چنے ہوں یا مجلس شوریٰ کے ہوں اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ کسی قسم کی کوئی رعایت، کوئی تعلقات کا واسطہ انتخابات پر اثر انداز نہ ہو اور کیا ہو؟ اس کے متعلق قرآن فرماتا ہے "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" کہ تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے تو سب سے زیادہ متقی کو آگے لانا ہے اور اس میں یہ بحث نہیں آئے گی۔ کہ چالاک کون ہے یا دنیا کے لحاظ سے کون

اہلیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ یہ بات نہیں سمجھتے کہ دنیا کی چالاکیوں سے عاری شخص جو متقی ہو اس کے کام میں ہمیشہ زیادہ برکت ہوتی ہے بہ نسبت ایک تقویٰ سے عاری چالاک شخص کے۔ تقویٰ سے عاری چالاک شخص کے ہاتھ میں تو کچھ بھی محفوظ نہیں ہے۔ نہ نظام جماعت کی قدریں محفوظ ہیں، نہ جماعت کے اموال محفوظ ہیں اور وہ فتنوں کا موجب بن جاتا ہے اور بن سکتا ہے لیکن ایک سادہ انسان ہو بظاہر، متقی ہو، خدا کا خوف رکھتا ہو، اس کے ہاتھ میں کچھ بھی غیر محفوظ نہیں ہے۔

ساری جماعت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب بھی بعض کام کسی کے سپرد کئے گئے ہیں جو تقویٰ رکھنے والے تھے خواہ وہ علم کے لحاظ سے ادنیٰ حیثیت رکھتے تھے ان کے کاموں میں برکت پڑی ہے۔ اور چالاک علماء کے ہاتھ کچھ بھی نہ آیا بلکہ وہ ہمیشہ نقصان کا موجب ہی بنتے رہے ہیں۔ ایک تو یہ خیال دل سے نکال دیں کہ چالاکیاں کام آسکتی ہیں اس لئے آپ کو چالاک آدمی کو چننا چاہیئے۔ جتنا چالاک ہو، تقویٰ سے عاری ہو اتنا ہی خطرناک ہے۔ اس کو نظام کے قریب تک نہ پھٹکنے دیں۔ دوسری بات یہ یاد رکھیں کہ یہ آپ کا غلط اندازہ ہے کہ تقویٰ اور بیوقوفی اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ تقویٰ اور بے وقوفی اکٹھے ہو ہی نہیں سکتے۔ وہ بے وقوف ہے جو تقویٰ سے عاری ہوتا ہے۔ اگر ہوشیار ہوتا اور عقل والا ہوتا تو ناممکن تھا کہ تقویٰ کے بغیر زندگی بسر کرتا۔

اول تو سفر کا آغاز ہی عقل سے شروع ہوتا ہے۔ جو اولوالالباب لوگ ہیں وہی ہیں جو خدا کا مقام اور مرتبہ پہچانتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور اس کا خوف رکھتے ہیں اور اگر وہ عقل والے نہ ہوتے تو تقویٰ کو اختیار کیوں کرتے۔ پس محض مجہول سی حیثیت رکھنا یہ تقویٰ کی نشانی نہیں ہے۔ تقویٰ کے نتیجے میں ایک روشنی پیدا ہوتی ہے، ایک فراست پیدا ہوتی ہے، باتوں میں ایک گہرائی پیدا ہو جاتی ہے پس تقویٰ کی پہچان اس پہلو سے اگرچہ مشکل ہے لیکن روزمرہ کے تجربے میں آنے والے لوگوں کو سمجھنے کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ ایک ایسا شخص جس کے ساتھ واسطہ پڑتا ہو اور پتہ ہو کہ جب بولے گا سچ بولے گا اس کو آپ تقویٰ سے خالی نہیں کہہ سکتے۔ ایک ایسا شخص جسکے پاس جب آپ امانت رکھوا دیں تو پتہ ہے کہ وہ امانت میں خیانت نہیں کرے گا۔ ایک ایسا شخص جس کے متعلق آپ جانتے ہیں کہ اسے اپنی بڑائی کی کوئی بھی خواہش نہیں اور اس میں انکسار پایا جاتا ہے، کسی قسم کا کوئی تکبر نہیں ہے۔ ایک ایسا شخص جو نظام جماعت کے سامنے ہمیشہ سر تسلیم خم کرتا ہے اور کبھی جنبہ داری میں، کسی تفرقہ بازی میں کوئی حصہ نہیں لیتا اس کو کوئی دلچسپی نہیں ہے، یہ تقویٰ کی ظاہری علامتیں ہیں۔ اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے وہ ظاہری علامتوں ہی سے ایک انسان کا تقویٰ پہچان سکتا ہے۔ حقیقت تقویٰ کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں اور عالم الغیب والشہادہ کا ایک یہ بھی مضمون ہے۔

آج میں نے اس آیت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں اپنے خطبے کے لئے موضوع بنایا تھا مگر اب چونکہ مضمون دوسرا شروع ہو چکا ہے اس لئے وہ انشاء اللہ آئندہ خطبے میں بات کروں گا۔ مگر یہاں یہ یاد رکھیں کہ اس مضمون کا تعلق کسی کے تقویٰ کی پہچان سے بھی ہے۔ عالم الغیب والشہادہ کا مطلب یہ ہے کہ تم بسا اوقات ایک شخص کو نیک سمجھ رہے ہوتے ہو مگر وہ خدا کی نظر میں نیک نہیں ہوتا۔ تم بظاہر ایک شخص کو بد سمجھ رہے ہوتے ہو مگر وہ خدا کی نظر میں بد نہیں ہوتا۔ غیب کا علم بھی وہی رکھتا ہے اور جو نہیں دکھائی دیتا ہے اس میں تمہارے دیکھنے کا بھی کوئی اعتبار نہیں

توتم بۃ غیب

کا علم رکھتے ہو نہ ظاہر کا علم رکھتے ہو۔ اس آیت کی روشنی میں پھر لوگ کہہ سکتے ہیں کہ پھر ہمارے معیار کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ جس معیار پر ہم قائم ہیں اس معیار کے پیش نظر جو فیصلے کریں گے ان کی صحت کی کیا ضمانت ہے۔ تو یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں تک عمومیت کا تعلق ہے عموماً مومنوں کے فیصلے اللہ کے فیصلے کے مطابق ہوتے ہیں اور متقیوں کے فیصلے خدا کے فیصلے کے مطابق ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا انفرادی فتویٰ ہر شخص کے متعلق تو نہیں چل سکتا کہ جس کو کوئی نیک آدمی کہہ دے یہ ضرور متقی ہے، وہ ضرور متقی نکلے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے مگر عمومی طور پر تقویٰ ایک روشنی بخشتا ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرنا "فانہ یریٰ بنوراللہ" وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اب یہاں اللہ کے نور سے دیکھنے کا کیا مطلب ہے۔ اصل مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنا تو دیکھنے کا نور کچھ رکھا ہی نہیں۔ جو خدا کی طرف سے اس کو بصیرت ملی ہے، جو خدا تعالیٰ کی محبت کے تقاضے ہیں ان سے وہ جانچتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نور ہے ہی وہی جو اللہ کا نور ہے اس میں اس نے دو چیزیں ملا نہیں دیں۔ اپنی ذات کے نور کو الگ قائم نہیں رکھا بلکہ کلیتہً خدا کے نور کے تابع کر دیا ہے۔

اگر اس پہلو سے کوئی شخص خدا کی نظر سے دیکھنے کا عادی بن جائے تو کہا جائے گا کہ یہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور اس کا فیصلہ درست ہوتا ہے لیکن بالعموم۔ کیونکہ وہاں پھر اس آیت کی عمل پیرائی ہوگی کہ اللہ ہی ہے جو شہادہ کو بھی جانتا ہے اور غیب کو بھی جانتا ہے۔ اس لئے ایسے شخص کا یہ دعویٰ کرنا تو غلط ہے کہ میں اللہ کے نور سے دیکھتا ہوں اس لئے جس کے متعلق میں بات کروں اس کو مان جاؤ جو یہ بات کرے گا وہ ایک بات تو ثابت کر دے گا کہ وہ اللہ کے نور سے نہیں دیکھتا۔ کیونکہ اللہ کے نور سے دیکھتا تو بندے کے متعلق یہ دعویٰ نہ کرتا اور اپنی ذات کے متعلق یہ دعویٰ نہ کرتا کیونکہ دعوے کا جہاں تک تعلق ہے قرآن کریم فرماتا ہے "لا تزکوا انفسکم" تم اپنے آپ کو بھی پاک نہ کہا کرو، اپنی ذات کو بھی پاک نہ ٹھہرایا کرو۔ "ھو اعلم بمن اتقیٰ" ایک ہی ہے وہ جو جانتا ہے کہ کون متقی ہے

پس بہت ہی باریک مضمون ہے الجھا ہوا دکھائی دیتا ہے مگر حقیقت میں الجھا ہوا نہیں۔ اس کو میں کھول کر جب آپ کے سامنے رکھتا ہوں تو آپ کو یہی محسوس ہوتا ہے ہمیشہ کہ ہاں یہی بات ہمارے دل میں بھی ہونی چاہیئے تھی۔ یا تھی اور بات واضح ہو جاتی ہے۔ تو اول تو یہ بات یاد رکھیں کہ آپ اگر خود متقی ہوں تو آپ کا فیصلہ غلط بھی ہو گا تو اللہ اس کو ٹھیک کر دے گا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ آپ نے اپنی دانست میں تقویٰ سے فیصلہ کیا ہو۔ اس لئے آپ کو یہ ضمانت تو نہیں ہے کہ آپ کا ہر فیصلہ درست ہو گا ہرگز نہیں ہے کئی آدمی متقی بھی ہوتے ہیں لیکن ذہنی فرق اپنی جگہ ہیں۔ متقی بھی ہوتے ہیں بھولے بھی ہوتے ہیں۔ کئی آدمی متقی بھی ہوتے ہیں اور صاحب فراست بھی ہوتے ہیں تو ان کا اپنا ذاتی معیار تقویٰ کے نور سے چمک اٹھتا ہے مگر اتنا ہی چمکتا ہے جتنا ان کا معیار ہے اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سارے دوسرے عالم پر فوقیت ملی، انبیاء پہ بھی فوقیت ملی اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ آپ کا ذاتی نور اپنی ذات میں ہی اتنا روشن تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر آسمان سے شعلہ نور اس پر نہ بھی اترتا تب بھی وہ بھڑک اٹھنے کی لئے تیار تھا تو ہر شخص کی اپنی فراست کا ایک مقام ہے اللہ کا نور اس مقام کو روشن کر دیتا ہے اگر کسی آنکھ کی بینائی کم ہو تو اس کو بھی تو سورج کا نور ہی روشن کرتا ہے۔ اگر کسی کی آنکھ کی بینائی زیادہ ہو تو اس کو بھی تو سورج کا نور ہی روشن کرتا ہے لیکن فرق ہے ایک روشن بینائی والا انسان اس نور سے وہ فائدہ اٹھاتا ہے جو ایک کم بینائی والا انسان اٹھا

ہی نہیں سکتا۔ تو اس لئے یہ کہہ دینا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہؐ نے یہ فتویٰ صادر فرمایا ہے کہ ہر متقی خدا کے نور سے دیکھتا ہے اس لئے ان کی رائے میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا اور ہر متقی کا یہ دعویٰ ہوگا کہ میری رائے درست ہے، یہ ساری باتیں نا سمجھی کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر آپ گہرائی میں اتر کے معاملات کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں، قرآن کی روشنی میں سارا مسئلہ سمجھنے کی کوشش کریں تو کوئی بھی ابہام باقی نہیں رہتا۔ پس آپ نے فیصلہ تقویٰ سے کرنا ہے یہ ہے بنیاد۔ اور چونکہ آپ عالم الغیب اور عالم الشہادہ نہیں ہیں اگر تقویٰ میں رہتے ہوئے غلطی ہوتی ہے تو اس کی سزا خدا آپ کو نہیں دے گا۔ ایک شخص بے چارہ نظر کی کمزوری کی وجہ سے ٹھوکر کھاتا ہے اور کہیں گر جاتا ہے تو نقصان تو اس کو ہوتا ہے مگر سزا نہیں ملتی۔ ایک شخص اگر جان کے بالارادہ کسی گڑھے کی طرف جاتا ہے اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے بیٹھتا ہے تو پھر اس کو سزا بھی ملے گی، نقصان تو پہنچے گا لیکن سزا بھی ملے گی۔ تو سزا اور طبعی نقصان دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ پس ایسا شخص جو زیادہ بصیرت نہ رکھتا ہو وہ متقی بھی ہو تو بعض دفعہ غلطی سے غلط فیصلے کر سکتا ہے مگر خدا کی طرف سے اس پر پکڑ نہیں آئے گی۔ اور من حیث الجماعت جن کی تربیت اللہ نے اپنے ایک مرسل اور مہدی کے ذریعے کی ہو۔ بحیثیت جماعت ان کی اکثریت خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تقویٰ پر قائم رہتی ہے۔ اور یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ تقویٰ پر قائم رہے گی اور یہی وجہ ہے کہ ان کے انتخاب کو خدا کا انتخاب کہا جاتا ہے۔ اگر یہ توقع درست نہ ہو تو وہ نتیجہ بھی غلط ہو جائے گا جو ہم نکالتے ہیں کہ چونکہ متقیوں کی جماعت اپنا خلیفہ چنتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس انتخاب پر صاد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں ان کا نور اور خدا کا نور ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔ وہی نور جو خدا کا نور ہے اس نے جو فیصلہ کرنا تھا وہی فیصلہ متقی اس لئے کرتے ہیں کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتے ہیں۔ تو جماعت کی حیثیت سے اس بات کی ضمانت ہے اور انشاء اللہ اگر ہم ہمیشہ نگران رہیں، کوشش کرتے رہیں، دعائیں کرتے رہیں تو بہت لمبے عرصے تک جو ہزار سال سے بھی بڑھ سکتا ہے جماعت انشاء اللہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے صحیح فیصلے کیا کرے گی مگر نگرانی کی ضرورت ہے اور مجلس شوریٰ اس میں سب سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔

> **اپنے ووٹ دیتے وقت قرآن کریم کی اس نصیحت کو پیش نظر رکھیں کہ یہ امانت ہے اور امانت کو اس کے حقدار کو دیا کرو۔ اس کے سوا اور کوئی شرط نہیں ہے جو قرآن کریم نے اسلامی ڈیماکریسی کی تصویر کھینچتے ہوئے بیان فرمائی ہے۔ جب بھی تم ووٹ ڈالو تو اس کو ووٹ دو جو تقویٰ کے لحاظ سے حقدار ہو۔**

اگر مجلس شوریٰ کے انتخاب کے وقت پوری محنت کے ساتھ اور کوشش کے ساتھ سوچ کر، فکر کر کے انسان یعنی ہر فرد یہ کوشش کرے کہ اپنے میں سے وہ چنے جس کو وہ سمجھتا ہے کہ اللہ کے قریب تر ہے، جس کے متعلق اس کا اندازہ ہے۔ اب اگر یہ نیکی سے اندازہ لگاتا ہے، سچائی سے اندازہ لگاتا ہے تو بقیہ کی ضمانت اللہ اس طرح

بجھ دیتا ہے اس کے فیصلے کی غلطی کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اس کا ووٹ تو ہوگا اس پہ اس کو سزا نہیں ملے گی مگر اکثر کے دل خدا اس طرح مائل فرما دیتا ہے کہ ایک آدمی کی سادگی کی غلطی جماعت کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یہ ایک قطعی بات ہے اس میں کوئی بھی شک کی گنجائش نہیں۔ ساری سو سالہ جماعت کی تاریخ بلکہ اس سے پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے سے تاریخ اسلام اس بات پر گواہ ہے کہ متقیوں کے فیصلے میں اگر غلطی بھی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان کے فیصلوں کی اصلاح فرما دی اور من حیث الجماعت جماعت کو ان کا نقصان نہیں پہنچنے دیا۔

پس مجلس شوریٰ جہاں بھی منعقد ہو رہی ہو یا آئندہ ہو اس کے انتخاب سے بات شروع ہوتی ہے۔ وہاں سب سے زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے تقویٰ کی۔ اور اگر جماعت کے علم میں ایسے لوگ ہوں جن کا ماضی اس پہلو سے داغ دار ہو تو امیر جماعت کا فرض ہے کہ وہ انتخاب کی کارروائی کی رپورٹ بھیجتے وقت دیانت داری سے بتائے کہ میرے نزدیک فلاں شخص جو منتخب ہوا ہے اس میں یہ عادت ہے۔ اس طرح وہ پارٹیوں میں شامل ہوتا ہے۔ اس طرح اب تک اس نے بعض دفعہ ایسی حرکات کی ہیں جس سے جماعت کے وقار کو نقصان پہنچا ہے۔ اگر امیر یہ لکھے تو پھر اس کا نام منظور نہیں ہوگا۔ لیکن بعض دفعہ امراء یا دوسرے عہدیداران سمجھتے ہیں کہ ہمیں کیا ضرورت ہے برا بننے کی۔ جہاں یہ کہا وہاں آپ تقویٰ سے گر گئے اور تقویٰ سے گرے تو ان کو اس عہدے سے بھی گرنا چاہئے تھا جو متقیوں کے لئے ہے۔ مگر وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا عہدہ اپنی جگہ اور یہ ہوشیاری ہماری اپنی جگہ کہ ایسی بات نہ کریں کہ خواہ مخواہ اپنے مجھے مار، لوگوں کو اپنے دشمن بنائیں۔

پس تقویٰ کا اس سلسلے میں دوسرا تقاضا یہ ہے کہ اگر غلط آدمی منتخب ہو رہا ہو تو دیانتداری کے ساتھ قطع نظر اس کے کہ کوئی دوست بنتا ہے یا دشمن بنتا ہے، اس وقت صورتحال نظام جماعت کی معرفت اوپر پہنچائی جائے۔ اس کا ایک برعکس بھی ہے جو اکثر چلتا ہے۔ یہ بات تو نہیں ہوتی جو ہونی چاہئے۔ جو نہیں ہونی چاہئے وہ دکھائی دیتی ہے کہ بعض لوگوں کی پسند کا آدمی نہیں آتا تو وہ عہدیدار نہ بھی ہوں ان کا یہ کام ہی نہیں ہے کہ اس قسم کی رپورٹیں کریں مگر وہ ضرور اپنا بغض نکالتے ہیں۔ لمبی لمبی چٹھیاں لکھ دیتے ہیں۔ بعض دفعہ چودہ چودہ صفحے کے خط آتے ہیں کہ یہ شخص جو انتخاب ہوا ہے ہم آپ کو متنبہ کر رہے ہیں بڑا خبیث آدمی ہے، اس قسم کا آدمی ہے۔ اس طرح یہ جھگڑے اور اس طرح اس نے شرارتیں کیں اور حال یہ ہے کہ بعض پندرہ پندرہ سال پرانے واقعات بھی لکھتا ہے وہ۔ یعنی واقعتہً ایسے پرانے واقعات بھی ادھیڑ ادھیڑ کر نکالے گئے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تمہارا تقویٰ اس وقت کیا کر رہا تھا جب پہلی دفعہ اس کی برائی سامنے آئی تم کیوں سوئے ہوئے تھے۔ اگر تم نے اس وقت نظام جماعت کی معرفت اپنا حق ادا نہیں کیا تو آج تمہارا کوئی حق نہیں ہے کہ اپنی زبان کھولو۔ اس لئے کہ اب تمہارے ساتھ براہ راست اس کا مفاد ٹکرایا ہے۔ تمہیں خطرہ ہے کہ ایسی جماعت میں اگر یہ اوپر آیا تو پھر میرے جو روز مرہ کے معاملات ہیں ان میں منفی اثر پڑ سکتا ہے اس لئے تمہیں پرانی باتیں یاد آگئی ہیں۔ اس لئے یہ بھی یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ پرانی باتیں اگر کسی شخص میں ایسی ہوں جس کا نظام جماعت کے سامنے آنا ضروری ہو تو جس وقت وہ ہوں اس وقت آنی چاہئیں۔ بعض دفعہ جرمنی ہی کی بات ہے ایک دو سال پہلے کی بات ہے کہ جب اختلاف ہوا ایک عہدے دار سے تو مجھے چٹھیاں آئیں کہ یہ عہدیدار، یہ تو اس قسم کا آدمی ہے اور اس قسم کا آدمی ہے اور ایسے ایسے خوفناک الزام تھے کہ اگر شریعت اسلامیہ نافذ ہوتی تو اس کو اسی (۸۰) کوڑے ضرور پڑتے۔ اور تقویٰ کا یہ حال کہ اب خیال آیا ہے کہ یہ

عہدیدار بن رہا ہے اور پرانی ساری داستان کہتا ہے میری آنکھوں کے سامنے گزری ہے اور اس وقت کان سے کے اوپر جوں تک نہیں رینگی۔

جب میں کہتا ہوں اطلاع دو تو میں اس قسم کی ذلیل جاسوسیوں کی تحریک آپ کو نہیں کر رہا۔ یہ باتیں تو آپ کرتے ہیں جن کو میں دبانے کی کوشش کرتا ہوں۔ یہ تو تکلیف دہ باتیں کئی دفعہ سامنے آتی ہیں میں سمجھاتا ہوں کہ یہ کوئی طریق نہیں ہے خدا کا خوف کرو اور اپنی بدنیتوں کو نظام جماعت کے نام پر استعمال نہ کرو۔ لیکن وہ متقی لوگ جن کا بعض لوگوں سے نہ دوستی کا تعلق، نہ دشمنی کا تعلق، وہ ذمہ دار بنائے گئے ہیں کہ بعض اہم اطلاعیں خاص، معیوں سے تعلق رکھنی والی جب ان کے سامنے آئیں تو میرے سامنے پیش کریں۔ تو بسا اوقات امیر کو ایک آدمی کے عام حالات کا پتہ ہی نہیں ہوتا مگر جب وہ عہدیدار منتخب ہوتا ہے تو اس کے متعلق بصیغہ راز بعض اطلاعیں ملتی ہیں۔ اس وقت اس کا فرض ہے کہ ان اطلاعوں کو آگے پہنچائے تا کہ ابتدائی پہلو سے جس حد تک چھان بین ممکن ہے ہم چھان بین کے بعد ان لوگوں کو اوپر آنے دیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مومنوں کی نظر میں، دل کی سچائی کے ساتھ ان کی نظر میں، وہ اچھے پاک لوگ ہیں۔ ایسے لوگ جب مجلس شوریٰ میں پہنچ جاتے ہیں تو پھر آگے ان پر ابتلاء کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ وہاں جو وہ باتیں کرتے ہیں بسا اوقات نیک لوگ بھی جب بحث میں پڑ جائیں تو اختلاف میں اپنے آپ کو غالب کرنے کے لئے ان کی سوچیں ٹیڑھی ہونے لگ جاتی ہیں۔ اس وقت یہ پیش نظر نہیں رہتا کہ جماعت کا مفاد اس میں ہے۔ اس وقت یہ پیش نظر ہوتا ہے کہ میری بات مانی جائے اور میں جیت جاؤں اور اس کے بعد اگر وہ جیت جائیں تو ان کی خوشی، ان کا اطمینان، ان کے چہرے کی مسکراہٹیں، ان کے عدم تقویٰ پر گواہ بن جاتی ہیں۔ اور اس کے برعکس بعض ایسے لوگ ہیں جو جیتتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں، دل شرمندہ ہوتے ہیں کہ ایک شخص کے موقف کے خلاف مجھے اتنی محنت کرنی پڑی لیکن چونکہ محض للہ تھی اس لئے اس کی کامیابی پر دل کا اطمینان و فخر کی مسکراہٹیں نہیں بن سکتا۔ ہمیشہ انکسار میں رہتا ہے اور ایک قسم کی شرمندگی رہتی ہے مگر جب بھی ایسا موقعہ آئے گا وہ پھر ضرور وہ بات کریں گے۔ اور بسا اوقات ایسے لوگوں کو بعض دفعہ اس کا یہ نقصان پہنچتا ہے کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں انہوں نے ہمارے خلاف باتیں کی تھیں تو اپنے تعلقات بھی کم کر لیتے ہیں۔ لیکن جب وہ تعلقات کم کرتے ہیں تو یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ وہ ایک متقی سے جب تعلق کم کرتے ہیں تو خدا سے تعلق کم کرتے ہیں۔ اس متقی وجود کی ذاتی حیثیت، کنبہ کو سمجھیں۔ جو شخص دل کے تقویٰ کے ساتھ، اللہ کی خاطر سچی بات بیان کرتا ہے جانتا ہے کہ اس کے نتیجے میں وہ دوست جو دوسرا موقف پیش کر رہا ہے اس کے دل پر برا اثر پڑے گا، جانتا ہے کہ ہو سکتا ہے ہمارے تعلقات پر برا اثر پڑے۔ اگر اس کی سچائی کی سزا میں ان کے دوست اس سے بدظن ہوتے ہیں، پیچھے ہٹتے ہیں تو یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقت میں وہ خدا سے بدظن ہوتے ہیں، خدا سے پیچھے ہٹتے ہیں کیونکہ اللہ ایسے لوگوں کی حفاظت فرماتا ہے جو اس کی خاطر سچائی پر قائم رہتے ہیں ان کو کبھی نقصان نہیں پہنچنے دیتا اور ہمیشہ ان کی حفاظت فرماتا رہتا ہے۔

انتخابات کے وقت جو عہدیداران کے ہوں یا مجلس شوریٰ کے ہوں اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ کسی قسم کی کوئی رعایت، کوئی تعلقات کا واسطہ انتخابات پر اثر انداز نہ ہو

دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب مناظرہ ہوا۔ سب سے پہلا مناظرہ محمد حسین بٹالوی صاحب کے ساتھ تو کتنا بڑا ایک مجمع تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اہل سنت کا نمائندہ بنا کر وہ اہل حدیث مولوی محمد حسین بٹالوی کے خلاف مناظرے کے لئے لے گیا اور ان کو یقین تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی فراست ہے، ایسا علم ہے۔ اس وقت تک کافی شہرہ ہو چکا تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کی کوئی حیثیت ہی نہیں اس کے مقابل پر۔ وہاں جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو سوال فرمایا کہ آپ بتائیں قرآن اور حدیث کا آپس میں کیا رشتہ ہے۔ تو جو جواب دیا مولوی محمد حسین بٹالوی نے وہ بالکل وہی تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ تھا جو ہونا چاہئے تھا آپ نے فرمایا آپ ٹھیک کہتے ہیں اور بات ختم ہو گئی۔ اس پر اتنا شور پڑا، وہ لوگ جو حمایتی بن کے آئے تھے وہ حیران رہ گئے کہ انہوں نے تو ہمیں ذلیل اور رسوا کر دیا۔ یہ ہار گئے اور مولوی محمد حسین بٹالوی جیت گیا۔ مگر اللہ کو یہ بات اتنی پسند آئی کہ وہ جو الہام ہے کہ "میں تجھے برکت پہ برکت دوں گا" وہ اس موقع سے تعلق رکھتا ہے۔ "یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

پس اللہ تعالیٰ اپنی حمایت میں بولنے والے، اپنی حمایت میں شرمندگی قبول کرنے والے کو کبھی خالی نہیں چھوڑتا۔ اور جو شخص اس وجہ سے دشمنی کرے کہ اس نے خدا کی خاطر اس کو ناراض کرنے کی جرات کی ہے وہ خدا کو اپنا دشمن بنا لیتا ہے۔ پس نظام جماعت میں مجلس شوریٰ کے اندر جب باتیں ہوں تو ہرگز کسی اختلاف کا برا نہیں منانا اور نہ آپ کی بات کا دوسرا برا منائے نہ آپ اس کی بات کا برا منائیں۔ اور برا منانے کا جہاں تک تعلق ہے بسا اوقات انسان پکڑ نہیں سکتا مگر طرز کلام سے ظاہر بھی ہو جاتا ہے۔ جب آپ باتیں کرتے ہیں تو باتوں میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ نام لیتے وقت ادب کے تقاضے چھوڑ دیتے ہیں اور جوش جو ہے وہ ابلنے لگتا ہے۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اب آپ اس دماغی حالت میں نہیں ہیں کہ جہاں اطمینان سے فیصلے کر سکیں اور مجلس شوریٰ کا مقصد ہی ختم ہو گیا وہاں سے۔

اس لئے جب آپ بات کریں اختلاف پہ حوصلہ کریں، حوصلے سے برداشت کریں اور للہ اختلاف کی خاطر، اختلاف کو عزت دیں، اختلاف کرنے کی حوصلہ شکنی نہ کریں۔ مگر یہ بات یاد رکھیں کہ اختلاف کے بعد جب فیصلہ ہو جائے تو پھر آپ سب کے دل اس فیصلے پر اکٹھے ہو جانے چاہئیں۔ اس کے بعد اگر کوئی ادنیٰ سی بات بھی آپ کے دل کی اس فیصلے کی حدود سے باہر نکل کر کوئی پراپیگنڈہ کرتی ہے یا لوگوں میں بدظنی پیدا کرتی ہے یا اس فیصلے کی تائید میں جو آپ کا فیصلہ تھا۔ اس اجتماعی فیصلے کے خلاف باتیں کرتے ہیں جس پر خلیفہ وقت کی طرف سے صاد ہو جاتا ہے تو پھر آپ اس جماعت کا حصہ نہیں رہتے۔ آپ کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اگرچہ ظاہری طور پر آپ کو جماعت سے خارج کیا جائے یا نہ کیا جائے ایسی صورت میں آپ کا جماعت سے رستہ الگ ہو جاتا ہے۔

تو یاد رکھیں فیصلے تقویٰ سے کریں۔ مشورے جرات سے خدا کی خاطر دیں۔ اپنی زبان پر ادب کے پہرے بٹھائیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہئے جس میں تلخی پائی جائے۔ جس کے نتیجے میں کسی کی دل آزاری ہو اور نہ اپنی دل آزاری ہونے دیں۔ اگر کوئی آپ کے خلاف دل آزاری کی بات کرتا ہے تو برداشت کریں۔ خدا کی خاطر صبر کریں کیونکہ اس میں پھر آپ کو اللہ کی طرف سے بہت بڑی جزا ملے گی۔ اور پھر جو بھی فیصلہ ہو اس پر سر تسلیم خم کریں اور جب مجلس شوریٰ کا فیصلہ ہو تو اسے آخری فیصلہ نہ سمجھیں۔ یہ بھی ایک بہت اہم بات ہے جسے تمام مجالس شوریٰ کے ممبران کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے بلکہ ساری جماعت

کو، کہ یہ شوریٰ دنیا کی پارلیمنٹ نہیں ہوتی۔

تقویٰ اور بے وقوفی اکٹھے ہو ہی نہیں سکتے۔ وہ بیوقوف ہے جو تقویٰ سے عاری ہوتا ہے۔ اگر ہوشیار ہوتا اور عقل والا ہوتا تو نا ممکن تھا کہ تقویٰ کے بغیر زندگی بسر کرتا

مجلس شوریٰ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ "شاورھم فی الامر" کہ لوگوں سے مشورہ مانگ۔ اس لئے اگر محمد رسول اللہ اس حکم کے تابع ہیں تو کون ہو سکتا ہے جو محمد رسول اللہ کا غلام ہو اور اس حکم کے تابع نہ ہو۔ اس لئے خلیفہ وقت پر لازم ہے کہ تمام اہم امور میں جن کو مشورے کا اہل سمجھے ان سے فیصلہ کرنے سے پہلے مشورہ کر لیا کرے۔ یہ نظام تو جیسے گزشتہ مجلس شوریٰ پاکستان کے موقع پر میں پہلے سمجھا چکا ہوں۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب مجلس شوریٰ فیصلے کرتی ہے تو یہ ان کی حیثیت ہوتی ہے خلیفہ وقت کو وہ فیصلہ بطور مشورہ بھجوایا جاتا ہے۔ ایک فیصلہ ہے مقامی طور پر۔ مقامی طور پہ وہ فیصلہ ہو چکا اس فیصلے کے خلاف کسی کو کچھ کہنے کا وہاں حق نہیں ہے اور سر تسلیم خم کر دینا چاہیئے۔ ایک امکان موجود ہے کہ مجلس شوریٰ کا کوئی ممبر یہ سمجھتا ہے کہ اختلاف کی وجہ اتنی اہم ہے کہ جماعت کے گہرے مفادات سے تعلق رکھتی ہے تو مجلس شوریٰ کے صدر سے درخواست کر کے اپنا یہ حق محفوظ کروا سکتا ہے کہ میں خلیفۃ المسیح کی خدمت میں یہ اختلافی وجہ لکھوں گا اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ صدر مجلس کو سوائے اس کے کہ صدر کا فیصلہ یہ ہو کہ یہ انسان اس لائق نہیں ہے، کسی وجہ سے وہ اس کو اجازت نہ دے تو پھر اس کو یہ کلام نہیں کرنا چاہیئے مگر صدر کا فرض ہوگا کہ جس کو اجازت نہ دے اس کے متعلق خلیفہ وقت کو مطلع کرے یہ واقعہ ہوا تھا اور میں نے اجازت نہیں دی تاکہ خلیفہ وقت کا جو بالا حق ہے وہ محفوظ رہے۔ اگر وہ سمجھے کہ ہو سکتا ہے صدر کا فیصلہ غلط ہو تو خود کہہ کر اس سے اختلافی نوٹ منگوا سکتا ہے۔ تو بہت ہی کامل نظام ہے یہ۔ ایسا نظام نہیں ہے جو اتفاقاً پیدا ہوا ہے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق ایک رخنوں سے پاک نظام ہے جو خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں جاری ہے تو جب وہ فیصلہ جو وہاں ہو چکا ہے اور اس پر کوئی اختلافی نوٹ نہیں لکھوایا گیا خلیفہ وقت کی خدمت میں پہنچتا ہے تو فیصلے کے طور پر نہیں، مشورے کے طور پر۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فاذا عزمت فتوکل علی اللہ" اے اللہ کے رسول پھر جب یہ فیصلہ کرے یعنی مشورہ آ گیا اب فیصلہ تو نے کرنا ہے۔

اب یہ جو انتہائی اہم بات ہے کہ یہ صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصال تک نہیں پہنچتی بلکہ آپ کے غلاموں میں اور آپ کی نمائندگی میں نظام جماعت کے منصب پر فائز لوگوں تک بھی یہ سلسلہ جاری رہنا ہے۔ یہ وہ بنیادی بات ہے جو گزشتہ خطبے میں جو شوریٰ سے تعلق تھا میں کھول کر بیان کر چکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلفاء نے بھی بعینہ یہی مطلب نکالا اور مشورے سننے کے بعد یا قبول کرتے تھے یا رد کرتے تھے اور اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ اکثریت کا مشورہ اس بات کے حق میں ہے اور اقلیت کا اس بات کے حق میں ہے۔ یہاں تک کہ یک جہتی اختلاف نہ ہو تب بھی آپ کے خلفاء نے مشورے رد کئے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی ایسے مشورے رد کر دئے ہیں جن پر صحابہ کا پورا اتفاق تھا مثلاً عمرہ کے لئے جب بیت اللہ کے طواف کے لئے حاضر ہونا تھا تو صلح حدیبیہ کے میدان میں یہ عظیم تاریخی واقعہ ہمارے سامنے آتا ہے کہ تمام صحابہ کی متفقہ رائے کو حضرت محمد رسول اللہ نے رد فرما دیا کیونکہ خدا نے مختلف سمت میں آپ کو عزم عطا کیا تھا، مخالف سمت کا عزم بخشا تھا۔

"فاذا عزمت فتوکل علی اللہ" کا یہ مطلب نہیں کہ جب تو مشورہ قبول کر لے تو پھر توکل کر۔ فرمایا مشورہ کے بعد تو نے فیصلہ کرنا ہے پھر جو فیصلہ کرے اس پر اللہ کا توکل رکھنا کہ اللہ تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور یہی توکل حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اختیار کیا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصال کے بعد ایک لشکر کو بھیجنے کا مسئلہ اٹھا جو بہت دور کے کسی محاذ پر بھیجا جاتا تھا۔ تمام صحابہ بلا استثناء اس بات کے حق میں تھے کہ ماحول بگڑ چکا ہے، حالات ناساز گار ہیں اہل مدینہ کے لئے خطرات ہیں، اس لئے کچھ دیر کے لئے اس لشکر کو روک دیا جائے۔ ایک حضرت ابوبکر رضؓ تھے جو اس بات پر قائم تھے کہ محمد رسول اللہ کا آخری فیصلہ میں کون ہوتا ہوں ابن ابو قحافہ جو اس کو رد کر دے یا اسے ٹال سکے۔ آپ نے فرمایا یہ نہیں ہوگا یہاں تک فرمایا کہ مدینے کی گلیوں میں صحابہ کی اور ان کی عورتوں کی اور بچوں کی اگر کتے لاشیں گھسیٹتے پھریں، یہ خطرہ بھی ہو، تب بھی میں محمد رسول اللہ کے فیصلے کو نہیں بدلوں گا، یہ لشکر جائے گا۔

"فتوکل علی اللہ" توکل کیا اور توکل کا ایسا عظیم الشان نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ تاریخ میں اس کی مثال دکھائی نہیں دیتی۔ سارا عرب تقریباً کا تقریباً باہر کا وہ عملاً باغی ہو چکا تھا اور کس طرح اس بدامنی کی حالت کو خدا نے خلافت کے ذریعے پھر امن میں تبدیل فرما دیا۔

جن کی تربیت اللہ نے اپنے ایک مرسل اور مہدی کے ذریعہ کی ہو، بحیثیت جماعت ان کی اکثریت خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تقویٰ پر قائم رہتی ہے اور یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ تقویٰ پر قائم رہے گی اور یہی وجہ ہے کہ ان کے انتخاب کو خدا کا انتخاب کہا جاتا ہے

تو توکل علی اللہ کا مضمون جو ہے یہ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ کوئی یہ نہ کہے مراد صرف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تک ہے اور اس کے بعد آپ کا یہ فیض آگے جاری نہیں ہو رہا۔ فیض محمد رسول اللہ ہی کا ہے مگر جو بھی سچے طور پر اس منصب پر فائز ہو، جو محمد رسول اللہ کی نمائندگی کر رہا ہو اس کو بھی ضرور یہ فیض نصیب رہے گا اور ہم نے ماضی میں دیکھا ہے ہمیشہ نصیب رہا ہے۔ تمام پچھلی خلافتوں کے دور کا آپ مطالعہ کر کے دیکھو نہیں بلا استثناء جب بھی خلیفہ نے مجموعی رائے یا اکثریت کی رائے کے خلاف فیصلہ دیا ہے اسی فیصلے میں برکت، اسی فیصلے کی اللہ نے حفاظت فرمائی جو فیصلہ اس نے توکل کرتے ہوئے اکثریت کے خلاف دیا۔ تو اس بات پر قائم رہیں۔

ایک افریقہ کا ملک ہے جہاں اس وقت جلسہ ہو رہا ہے وہاں مجلس شوریٰ بھی ہوگی وہاں امیر کا انتخاب بھی ہوگا تو جو نئے آنے والے ہیں اب ضرورت ہے کہ ان کی ٹھوس تربیت اس بات پر ایسی کی جائے کہ ساری دنیا کی جماعتوں کا ایک مزاج ہو جائے۔ کالے اور گورے کا فرق ہی نہ رہے۔ افریقہ امریکہ کی کوئی تمیز باقی نہ رہے۔ مشرق اور

مغرب ایک نور پر اکٹھے ہو جائیں یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نور کے اوپر جس کے متعلق قرآن فرماتا ہے "لا شرقیۃ ولا غربیۃ" نہ وہ شرق کا ہے نہ وہ غرب کا ہے۔ وہ سب کا سانجھا نور ہے۔

اس ضمن میں وہاں انتخاب کے متعلق کچھ اور ہدایتیں بھی دینے والی ہیں۔ چندے کا نظام ابھی سب جگہ اس طرح مستحکم نہیں ہوا کہ سو فیصدی شرح کے مطابق دینے والے سب پیدا ہو جائیں۔ لیکن چونکہ میں بہت زور دے رہا ہوں کہ نئے آنے والوں سے خواہ ایک دمڑی بھی وصول کرو ان کو نظام میں داخل ضرور کرو اس لئے وہ شامل ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ انتخاب کے لئے یہ شرط ہوتی ہے کہ باشرح چندہ دینے والا ہو جس کا کوئی بقایا نہ ہو۔ اس صورت میں دو قسم کے مسائل ہمارے سامنے آ رہے ہیں۔ ایک تو یہ کہ بعض لوگ شرح کے ساتھ چندہ نہیں بھی دیتے یا دیتے ہیں، نہیں اور آخر پر دے دیتے ہیں اکٹھا۔ جو آخر پر اکٹھا دیتے ہیں ان کا نام میرے نزدیک انتخاب کے لئے شمار نہیں ہونا چاہئے سوائے اس کے کہ جماعت کی طرف سے یہ تحریک ہو کہ ہم آپ کو سپیشل اجازت دیتے ہیں اب جس نے دینا ہے دے دے۔ بعض حالات میں وہ ضروری ہوتا ہے۔ مگر بالعموم جو یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ادھر انتخاب ہونے والا ہے ادھر سیکرٹری مال کا دفتر کھل گیا ہے اور وہ حساب پرانے کر کے آپ کا پانچ سال کا اتنا بقایا، وہ کہتا ہے نہیں اتنا تھا، وہ حساب پورے کر رہا ہوتا ہے اور اگر چھ مہینے پہلے پر ٹھہر جائے بات تو وہاں تک ادا ہو گیا۔ اگلا پھر ضروری نہیں کہ ادا ہو۔ یہ تقویٰ کے منافی باتیں ہیں۔ ایسے چیزوں میں جماعت کو کوڑی کی بھی دلچسپی نہیں ہے۔ اس لئے اب تک جو ہو چکا، ہو چکا، آئندہ ہرگز آپ نے یہ حرکت نہیں کرنی۔

جو تقویٰ کے ساتھ عام چندہ دینے والے ہیں کبھی رہ جاتا ہے ان کا بقایا ادا ہونا اور بات ہے۔ مگر انتخاب کی ممبرشپ کے لئے ظاہر و باہر ایسی حرکتیں ہو رہی ہوں اس سے آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں۔ اگر کوئی جماعت ایسے موقع پر چندے لیکر ان کو ممبر بنائے گی اور میرے علم میں آئے گا تو ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی جنہوں نے ایسی حرکت کی ہو۔ جہاں تک چندہ شرح سے کم دینے والوں کا تعلق ہے ان کے ساتھ دو قسم کے سلوک ہوتے ہیں۔ بلکہ تین قسم کے کہنا چاہئے۔

وہ لوگ جنہوں نے میری اس عام رخصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے لکھ کر مجھ سے اجازت حاصل کر لی ہو کہ ہمیں پورا چندہ دینے کی توفیق نہیں ہے، ہم اتنا دے سکتے ہیں ان کو ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ وہ منتخب ہو سکتے ہیں ووٹ دینے والی کمیٹی میں، خود ووٹ دے سکتے ہیں، امیر کو ووٹ دے سکتے ہیں مگر خود منتخب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو ادنیٰ معیار چندے کا ہے اس سے گرے ہوئے ہیں۔ ان کو ہم نے یہ رعایت دی ہے۔ رعایت کے نیچے ہم زیادہ سے زیادہ یہ تو کر سکتے ہیں کہ ووٹ دیں لیکن عہدے دار منتخب نہیں ہو سکتے۔ دعا کریں کہ اللہ ان کے حالات درست کرے جب حالات درست ہو جائیں گے تو پھر خدا نے چاہا تو ان کو اس خدمت کی بھی توفیق عطا فرما دے گا۔

دوسرے یہ کہ وہ لوگ جو اس کے باوجود اجازت نہیں لیتے۔ ان کے لئے تو کوئی سوال ہی نہیں ان کا تو ووٹ بھی نہیں بن سکتا خواہ چندہ دیتے بھی ہوں اگر انہوں نے اسے باقاعدہ اجازت کے تابع نہیں کیا تو وہ چندہ نہ دینے والوں میں شمار ہونگے اگر وہ بے قاعدہ ہیں اور کم دینے والے ہیں۔

جو لوگ اجازت نہیں لیتے اور چندہ پورا دیتے ہیں اور تقویٰ کے ساتھ ان کا چندہ ہمیشہ جاری رہتا ہے ایک آدھ مہینے کی یا چند مہینے کی کمزوریاں جن کو قانون اجازت دیتا ہے۔ ان کو برداشت کرتا ہے، ان کو چھوڑ کر ان کا معاملہ صاف ہے، ان میں سے آدمی منتخب ہو سکتے ہیں اور وہ دعا کر کے انہی میں سے منتخب کریں۔

بعض دفعہ لوگ لکھ دیتے ہیں کہ جی ہم تو پہلے دیا کرتے تھے۔ پچھلے دو سال سے یا تین سال سے یہ مشکل آگئی۔ ان کو میرا جواب یہ ہے کہ مشکل آئی ہے تو یہ بھی اس مشکل کا نتیجہ ہے کہ آپ اب اس خدمت سے محروم ہو گئے ہیں۔ بیماری ہو تو ہم یہ تو نہیں کہتے کہ آپ جان بوجھ کر بیمار ہوئے تھے مگر آپ بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ دیکھیں میں مجبوراً بیمار ہوا تھا اس لئے مجھے سر درد نہیں ہونی چاہئے۔ میں مجبوراً بیمار ہوا تھا اس لئے میرا پیٹ نہیں خراب ہونا چاہئے، میری طاقت میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ آپ کی مجبوری اپنی جگہ لیکن بیماری کے اثرات کی مجبوری اپنی جگہ۔ تو چندہ نہ دینے کے اثرات اپنی جگہ ہونگے، وہ چلیں گے اسی طرح۔ اس لئے جماعت کی لگام آپ کے سپرد نہیں کی جا سکتی، نظام جماعت کی باگ ڈور آپ کے سپرد نہیں کی جا سکتی۔

پس یہ دیکھیں کہ ان شرائط کے ساتھ اللہ کو حاضر ناظر جان کے اپنے میں سے وہ آدمی منتخب کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے نزدیک خدا کا خوف رکھنے والا ہے اور روزمرہ کی زندگی میں اس سے رابطہ رہتا ہے اور آپ کو میں نے جیسا کہ نشان بتائے ہیں ان نشانات کو دیکھ کر کسی کے تقویٰ کا فیصلہ جس حد تک دیانت داری سے آپ کر سکتے ہیں اگر آپ کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تائید میں کھڑا ہوگا اور آپ کے فیصلے کی خامیوں کے ضرر سے جماعت کو محفوظ رکھے گا۔

آئیوری کوسٹ کی بھی ایک خاص حیثیت ہے۔ آپ کو یاد ہوگا میں نے جلسے پر آپ کو یہ رؤیا سنائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں دکھایا ہے کہ فرینکو فون ممالک میں بہت تیزی سے جماعت اب پھیلے گی اور وہ جو سابقہ غفلت تھی اس کا ازالہ ہوگا۔ اب آئیوری کوسٹ وہ جماعت ہے جہاں فرینکو فون ممالک میں سب سے زیادہ تیزی سے احمدیت پھیلنی شروع ہوئی ہے اور حیرت ہوتی ہے کہ اچانک ہو کیا گیا ہے۔ پیغام مل رہا ہے، کوششیں وہی، لیکن جو دس سال کی محنت سے پھل نہیں ملتا تھا، وہ چند ہفتوں کی محنت سے ملنا شروع ہو گیا ہے تو اس لئے آئیوری کوسٹ کے لئے دعا کریں نئے آنے والے جب زیادہ ہوں تو جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا دستور تھا کہ خدا تعالیٰ کی نعمت کے پیش نظر یہ دعا کرتے تھے "سبحانک اللھم ربنا وبحمدک، اللھم اغفرلی" پس اس دعا میں نئے شامل ہونے والوں کو بھی یاد رکھیں، اپنے آپ کو بھی یاد رکھیں، ان جماعتوں کو یاد رکھیں جن پر نئی ذمہ داریاں عائد ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدا کی خاطر سنبھالے ہوئے سب کاموں کو، اللہ ہی کی طاقت سے بہترین رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

ضروری اعلان

مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر کی چٹھی ۷/۱۹۱ محررہ ۹۵-۶-۱۰ کے ذریعہ یہ ہدایت موصول ہوئی ہے کہ بہت سے افراد جو حضور انور کی خدمت میں عاجزانہ خطوط یا کوئی رپورٹ بھجواتے ہیں۔ اس میں اپنا مکمل پتہ درج نہیں کرتے بعض اوقات پورا نام بھی نہیں لکھتے جس کے باعث فرد متعلقہ کو جواب بھجوایا نہیں جا سکتا۔

لہذا آئندہ سے تمام احباب یہ نوٹ کریں کہ حضور انور کی خدمت میں خط لکھتے وقت (۱) پورا نام (۲) مکمل پتہ اور (۳) تاریخ ضرور رکھیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

اعلانات نکاح

۱۔ محترم چوہدری حکیم بدر الدین صاحب عامل نے اطلاع دی ہے کہ عزیز انس احمد صاحب آف جرمنی ولد مکرم چوہدری سکندر خان صاحب درویش قادیان کے نکاح کا اعلان ہمراہ سیدہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مہار درویش قادیان چالیس ہزار تین سو تیرہ روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان نے مورخہ ۹۵/۶/۱۴ کو مسجد مبارک میں فرمایا۔ اس خوشی کے موقعہ پر چوہدری سکندر خان صاحب نے ۵۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

۲۔ مکرم عبد الحلیم صاحب ولد مکرم علم دین صاحب آف درہ ڈلیاں پونچھ کے نکاح کا اعلان ہمراہ رفیعہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد الحلیم صاحب آف چارکوٹ راجوری مبلغ پینتیس ہزار -/۳۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت چارکوٹ نے مورخہ ۹۵-۵-۱۴ بمقام چارکوٹ کیا۔ رخصتی کی تقریب بھی اسی روز عمل میں آئی اس خوشی کے موقعہ پر مکرم علم دین صاحب نے ۵۰/- روپے ادا کئے ہیں۔

۳۔ مکرم محمد شریف صاحب ولد مکرم نیک محمد صاحب آف چارکوٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ نور تاج صاحبہ بنت مکرم منیر حسین صاحب آف چارکوٹ راجوری مبلغ ۱۱۳۸۸/- روپے حق مہر پر مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ تبلیغ نے بمقام چارکوٹ مورخہ ۹۵-۵-۲۸ کو کیا۔ رخصتی کی تقریب مورخہ ۹۵-۵-۲۹ کو عمل میں آئی اس خوشی کے موقعہ پر محترم نیک محمد صاحب نے -/۵۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

۴۔ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب معلم وقف جدید بیرون نے اطلاع دی ہے کہ مکرم ناصر احمد عثمان صاحب آف پونچھ ولد مکرم محمد صادق صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم لاڈے صاحب آف بیپر گہ ضلع گلبرگہ کرناٹک مبلغ -/۸۷۱۲ روپے حق مہر پر مکرم سرکل انچارج صاحب کرناٹک نے کیا اس موقعہ پر کافی تعداد میں ہندو اور غیر از جماعت مسلمان دوست جمع تھے جن تک پیغام احمدیت بھی پہنچایا گیا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم لاڈے صاحب نے -/۲۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں

۵۔ مکرم ایس۔ ایم حبیب صاحب ولد مکرم ایس۔ ایم تسنیم صاحب آف آرہ بہار کے نکاح کا اعلان ہمراہ نکہت یاسمین صاحبہ بنت محترم عبد السمیع خان صاحب آف وارانسی اتر پردیش مبلغ -/۴۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولوی کنور عصمت علی صاحب مبلغ وارانسی نے مورخہ ۹۵-۳-۱۲ کو وارانسی میں کیا اس خوشی کے موقعہ پر محترم ایس۔ ایم۔ حبیب احمد صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ -/۲۰۰ روپے ادا کئے۔

ان تمام رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

دعائے مغفرت

افسوس میرے چھوٹے بھائی مکرم مجیب الرحمن انجینئر آف کیرنگ ولد مکرم چوہدری کمال الدین صاحب مرحوم مورخہ ۹۵-۴-۱۵ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کافی ایام علیل رہے بعدہ اچانک ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے وفات پا گئے مرحوم جماعتی کاموں میں پیش پیش رہا کرتے تھے۔ مرحوم نے ایک بیوہ کے علاوہ تین بیٹے ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم کی نماز جنازہ و تدفین جماعت احمدیہ کیرنگ میں عمل میں آئی مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(فضل الرحمن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیرنگ)

درخواستہائے دعا

● میرے والد محترم عبد السلام صاحب گنائی کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ موصوف کی عمر اسی سال سے زائد ہے اور اس وقت ریشی نگر کے عمر ترین بزرگ ہیں۔ موصی ہیں۔ بزرگان اور احباب کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الکریم گنائی ریشی نگر کشمیر)

● مکرم ڈاکٹر سید اخلاق احمد صاحب جواد آف بنگلور شکرانہ فنڈ میں مبلغ -/۱۰۱ روپے ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو نرینہ اولاد سے نوازا ہے زچہ بچہ کی صحت و تندرستی کے لئے اور نومولود کے نیک صالح خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر دعوۃ تبلیغ قادیان)

● خاکسار کے بہنوئی مکرم بشارت احمد خان آف جرمنی اپنے کاروبار اور بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے نیز دنیاوی ترقیات کے لئے۔ اسی طرح مکرم رانا طارق محمود صاحب آف جرمنی اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور میرے چھوٹے بھائی مکرم میزا برین صاحب ناصر جن کو پچھلے دنوں پیشاب کی تکلیف ہوئی تھی۔ چنڈی گڑھ P.G.I. ہسپتال میں لے جایا گیا۔ تمام ٹسٹوں کے بعد ڈاکٹروں نے ۱۷ر جولائی کو اپریشن کی تاریخ دی ہے عزیز موصوف کے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر الدین کارکن فضل عمر پریس قادیان)

ولادتیں

● مورخہ ۹۵-۲-۱۳ کو عبد القیوم صاحب تنور آف ہیلمان کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام عبد الرؤف رکھا گیا ہے (اعانت بدر -/۵ روپے)

(محمد عبد الحق انسپکٹر وقف جدید)

● مکرم انور احمد صاحب ٹارجی آف شاہ آباد کے ہاں ۹۵-۲-۲۲ کو پہلا بیٹا تولد ہوا ہے۔ بیٹے کا نام "مبارک احمد قدر" تجویز کیا گیا ہے۔ اعانت بدر -/۲۰۰ روپے

(عبد المنان ملک نمائندہ بدر یادگیر)

● بفضل تعالیٰ عزیزم عبد الشکور ٹاک کے ہاں ۹۵/۳/۲۵ کو بچی تولد ہوئی ہے۔ بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ملیحہ شکور تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ ملیحہ شکور ٹاک خاکسار کی پوتی اور مکرم عبد الرحیم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بالسوگی نواسی ہے۔

(اعانت بدر -/۱۰۰)

عبد السلام ٹاک

(صدر جماعت احمدیہ سرینگر کشمیر)

● خاکسار کے بھائی مکرم محمد طاہر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد قادیان کے ہاں ۹۵-۵-۲۲ کو پہلا لڑکا تولد ہوا ہے۔ جو

ش۱۲

ش۱۲ وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "عطاء الشافی" تجویز فرمایا ہے۔ ولادت اپریشن سے ہوئی ہے نومولود مکرم محمد منصور احمد صاحب آف حیدر آباد کا پوتا اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کا نواسہ ہے۔

(محمد نور احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

احباب کرام جملہ نومولودین کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک صالح بننے کیلئے دعا کریں

جماعت احمدیہ سری لنکا کا سالانہ جلسہ

مجالس خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع

ایک نئی جماعت کا قیام ۱۸ نئی بیعتیں

مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرالہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مورخہ ۳ر اپریل کو معہ اہلیہ سری لنکا تشریف لے گئے تھے آپ وہاں سے مورخہ ۲۵ر مئی کو واپس تشریف لائے۔ الحمد للہ آپ کے سری لنکا کی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی پروگرام بہت کامیاب رہے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے پروگراموں میں بہت برکت ڈالے اور عظیم الشان کامیابیوں سے نوازے آمین۔ قارئین بدر کیلئے ان پروگراموں کی رپورٹ شائع کی جارہی ہے۔ (منیر احمد حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

جماعت ہائے احمدیہ سری لنکا کا سالانہ جلسہ مورخہ ۳۰ر اپریل ۹۵ء بروز اتوار نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس جلسہ سالانہ میں شرکت اور دیگر جماعتی امور کی سرانجام دہی کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق خاکسار مع اہلیہ کے مورخہ ۵ر اپریل کو یہاں پہنچا۔

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع اور لجنہ ہال کا افتتاح۔

جماعت احمدیہ نگمبو کے ایک مخیر دوست مکرم رفیق احمد صاحب اور ان کی اہلیہ امۃ الغفور بیگم صاحبہ نے قریباً دولاکھ روپے خرچ کرکے لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک ہال تعمیر کرکے دیا۔ ہال کا سنگ بنیاد پچھلے سال رکھا گیا تھا۔ مورخہ ۲۸ر اپریل بعد نماز فجر خاکسار نے اس کا افتتاح احباب کی موجودگی میں اجتماعی دعا کے ساتھ کیا۔ یہ ہال جماعت کے صدسالہ جوبلی ہال کے تسلسل میں تعمیر کیا گیا تھا ہال میں لجنہ کے لئے ایک PARTITION بنایا گیا ہے۔

سری لنکا لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹ر اپریل ۹۵ء بروز ہفتہ صبح نو بجے خاکسار کی اہلیہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کیرلہ کی اجتماعی دعا کے ساتھ اُن ہی کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اجتماع کے دونوں نشستوں کے بعد محترم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ آف لندن اور محترم محمد ظفر اللہ صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ سری لنکا اور خاکسار نے مخاطب کر کے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد ایک گھنٹہ تک خاکسار نے لجنہ کی طرف سے موصولہ بہت سارے تحریری سوالات کے جوابات دیئے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ:۔

۳۰ر اپریل ۹۵ء صبح چار بجے تہجد با جماعت کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تہجد نماز میں شرکت کی خاطر کولمبو۔ پیالہ وغیرہ کے جماعتوں سے بہت سارے احباب نے مسجد میں ہی شب باشی کی۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس دیا گیا۔

سری لنکا کے طول و عرض سے احباب و مستورات کثیر تعداد میں حاضر ہوئے تھے اُن کے لئے ناشتہ اور دوپہر اور رات کے کھانے کا بہت عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔

صبح ساڑھے نو بجے محترم چوہدری عبدالرشید صاحب نے لوائے احمدیت اور محترم محمد ظفر اللہ صاحب نے ملک کی پرچم کشائی کی۔

اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کا آغاز احمدیہ ہال میں ہوا۔ پہلی نشست کی صدارت محترم محمد ظفر اللہ نیشنل صدر نے کی۔ مکرم ایم فارس احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ کے بعد مکرم مشتاق احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی اس کے بعد انہوں نے اس کا ترجمہ بھی سنایا۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مورخہ ۲۸ر اپریل ۱۹۹۵ء کے خطبہ جمعہ میں جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ سری لنکا کی جماعت باوجود ایک چھوٹی جماعت ہونے کے بہت ACTIVE ہے۔

خاکسار نے حضور اقدس کا ایک پیغام سامعین کو سنایا تو تمام احباب میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی!

اس جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنیادی تعلیمات کی بنیاد پر عمدہ تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم توفیق احمد صاحب (پیالہ) مکرم ایم۔ آر امین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات جماعت احمدیہ کے عقائد اور اس کا پیدا کردہ عظیم روحانی انقلاب کے عنوان پر

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN: LEATHER BELTS. LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.
19A, JAWAHARLALNAHRU ROAD
CALCUTTA - 700081

Star ★ PHONE-543105
CHAPPALS
WHOLLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPAL
105/661, OPP. BLOCK NO 7, FAHIMABAD COLONY
KANPUR-1 PIN-208001

C.K. ALAVI RABNAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM 679339
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWAN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

FOR
DOLOO SUPREME
CTC TEA IN 100 GMS & 200 GMS POUCHES
contact:- TAAS CO
P-48 PRINCEP STREET:- CALCUTTA 700012
PH- 263287 - 277302

سے: حضور اقدس ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ سری لنکا کا ذکر فرمایا کر ازراہ کرم اس کی

تقریر کی۔ اس کے ساتھ پہلی نشست اختتام پذیر ہوئی۔ ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد سات افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ منسلک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

ٹھیک ۲½ بجے دوسری نشست مکرم H.A ناصر احمد صاحب صدر جماعت نگمبو کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مشتاق احمد صاحب کے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام کے ساتھ شروع ہوئی۔ مکرم مناف جان صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ، مکرم مشتاق احمد صاحب مکرم بشیر الدین صاحب جنرل سیکرٹری۔ مکرم عبد العزیز صاحب صدر جماعت کولمبو نے علی الترتیب صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید اور تورات کا موازنہ قرآن مجید اور سائنس اور جماعت احمدیہ اور حکومت برطانیہ کے عنوان پر تقریریں کیں خاکسار نے آخر میں خلافت احمدیہ کی عظیم برکات پر تقریر کی۔

اختتامی دعا کے ساتھ یہ نشست بھی نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

پیسالہ میں مخالفت:- جماعت احمدیہ پیسالہ کی بڑھتی ہوئی تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے وہاں کے تین مفتی ملاں عوام میں بہت اشتعال پیدا کرتے رہے اور انہیں احمدیوں کی مسجد اور لائبریری کو تباہ کرنے کے لئے بہت اکساتے رہے جس سے متاثر ہو کر دو ماہ قبل رات کو ہماری لائبریری کو آگ لگا دی گئی اور اس کے بہت بڑے حصہ کو تباہ کر دیا گیا۔ اس پر پولیس نے چند افراد کو گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ اس وقت یہ چند افراد ضمانت پر رہا ہیں۔

وہاں حالات اب بھی تشویشناک ہیں اس وجہ سے خاکسار کو بتایا گیا کہ میں اس خطرناک ماحول میں پیسالہ نہ جاؤں۔ البتہ پیسالہ گاؤں کے باہر ایک غیر احمدی کے وسیع دالان میں جماعت احمدیہ پیسالہ کے احباب کا ایک خصوصی اجلاس بلایا گیا جس کو خاکسار نے دو گھنٹہ سے زائد مخاطب کر کے موقعہ و محل کے مطابق تقریر کی۔ اس موقعہ پر کولمبو اور نگمبو سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔

پولہ ناروے میں تقریب:-

کولمبو سے ۱۸۰ میل دور پولہ ناروے میں مورخہ ۵-۶ مئی بروز جمعہ و ہفتہ دو روزہ پروگرام مرتب کیا گیا تھا۔ دونوں دن مغرب و عشاء کے بعد تبلیغی جلسہ ہوا۔ اور دونوں دن اختتام جلسہ پر ڈیڑھ دو گھنٹے سوال و جوابات نہایت دلچسپ اور علمی مجلس ہوئی۔ دوسرے دن کی مجلس کے بعد دو افراد نے بیعت کر لی۔

پُتلم PUTHALAM میں نئی جماعت کا قیام اور مسجد کا افتتاح:-

کولمبو سے ۸۰ میل دور پُتلم میں ایک عرصہ قبل دو خاندانوں نے بیعت کی تھی لیکن باقاعدہ جماعت قائم نہیں ہوئی تھی۔ اب حال ہی میں چند افراد نے بیعت کی تھی اس وجہ سے ایک جماعت کا قیام ضروری ہو گیا۔

ایک پاکستانی دوست نے اس جماعت کے لئے ۱۰۰ اسپیٹ زمین مسجد بنانے کے لئے خرید کر دی تھی۔ اس قطعہ زمین میں ایک عارضی مسجد لکڑی کی بنائی گئی۔ اس مسجد کے افتتاح اور نئی جماعت کے قیام کی غرض سے خاکسار مع احباب جماعت مورخہ ۱۲ مئی بروز جمعہ وہاں پہنچا۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ مسجد کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد منعقدہ تقریب میں باقاعدہ ایک جماعت کی تشکیل دی گئی۔ اس موقعہ پر ۲۵ کے قریب غیر احمدی زیر تبلیغ افراد تشریف لائے ہوئے تھے سوال و جوابات کی مجلس کے بعد ۵ افراد کو بیعت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے کولمبو۔ نگمبو اور پیسالہ سے سپیشل بس ہو وین اور ریل کثیر تعداد میں احباب و مستورات تشریف لائے۔

بیعت:- خدا کے فضل و کرم سے ۱۸ افراد کو بیعت کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

عظیم مالی قربانی کا مظاہرہ:-

جماعت کے موجودہ ترقی پذیر حالات کے پیش نظر کولمبو اور نگمبو کی مسجدیں جماعتی ضروریات کے لئے ناکافی ہیں۔ اس وجہ سے ان کی توسیع کی بہت ضرورت تھی۔ اس سلسلہ میں مناسب کارروائی کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محترم چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن سے مورخہ ۲۶ اپریل کو تشریف لا کر اپنے سفوضہ فرائض باحسن و خوبی سر انجام دینے کے بعد مورخہ ۴ مئی واپس تشریف لے گئے آپ نے ہر دو مساجد کی تعمیر کا نقشہ اور تخمینہ اخراجات بنا کر حضور انور کی خدمت میں پیش کیا اور خدا کے فضل سے حضور انور نے اسے منظور فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر محترم نیشنل صدر صاحب اور خاکسار نے حضور انور کی قبل ازیں موصولہ اجازت کے پیش نظر احباب و مستورات میں چندہ کی پرزور اپیل کی۔ خدا کے فضل و کرم سے پورے اخراجات یہاں کی جماعتیں ہی برداشت کریں گی۔ فالحمد للہ۔

اس فیصلہ کا جلسہ سالانہ میں شامل تمام احباب نے نعرہ تکبیر بلند کر کے خیر مقدم کیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ سری لنکا نے اپنا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۱ مئی کو کولمبو میں نماز تہجد کے ساتھ شروع ہوا۔ چاروں مجالس کے بہت سارے خدام رات کو ہی مسجد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ تہجد۔ فجر کی نمازوں کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کا درس دیا۔ ضروریات سے فارغ ہو کر اور ناشتہ و طعام کے بعد ٹھیک ۹ بجے خاکسار نے جماعت احمدیہ کی اور محترم نیشنل صدر صاحب نے خدام الاحمدیہ کی پرچم کشائی نعرہ تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں کی گونج میں کی۔ اجتماعی دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی خدام کے نیشنل قائد مکرم کے نثار احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی خدام کی مختلف موضوعات پر تقریروں کے علاوہ سوال و جواب کی نہایت دلچسپ مجلس منعقد ہوئی ایک ابھرتے ہوئے نوجوان احمدی شاعر کے منظوم کلام نے خدام کے جذبات کو بہت اُبھارا اور ہر شعر پر نعرہ تکبیر کی آواز گونجتی رہی۔ یہ اجتماع شام کے ۷ بجے تک جاری رہا۔ دونوں نشستوں میں خاکسار نے خطاب کیا۔ اجتماع سے دور دوڑ نیز کرکٹ۔ اور والی بال کے میچ بھی ہوئے

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے یتیموں اور معذوروں کے لئے عصرانہ:-

مورخہ ۲۱ مئی کو لجنہ اماء اللہ نگمبو کی طرف سے مقامی یتیموں اور HANDI CRAFTS کو جو ایک سو تین افراد پر مشتمل تھے نہایت عمدہ کھانا پیش کیا گیا

مجلس شوریٰ:- مورخہ ۲۲ مئی کو مجلس شوریٰ کا ضروری اجلاس بلا کر مسجدوں کی تعمیر اور دیگر پروگراموں کے بارے میں غور کیا گیا۔ نیز آئندہ تین سال کے لئے نیشنل صدر اور دیگر عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس دورے کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی۔ فون: ۶۲۹۸۴۳

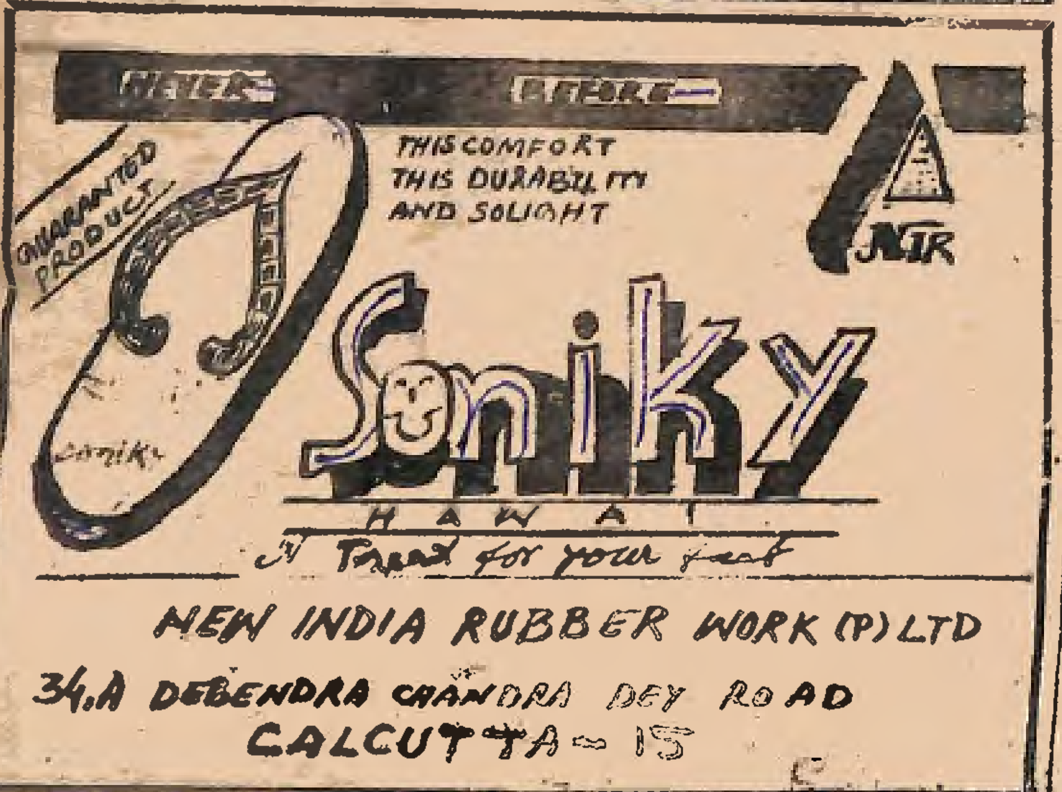

साप्ताहिक 'बद्र'

क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक :-
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :-
मुहम्मद नसीम खान
कुरैशी मुहम्मद फ़ज़लल्लाह

वर्ष 2 हिन्दी भाग 6 जुलाई 1995 अंक 27

पवित्र क़ुर्आन

स्त्रियों को समानधिकार

जो कोई मोमिन होने की अवस्था में भले एवं उचित कर्म करेगा वह पुरुष हो या स्त्री, निश्चय ही हम उसे पवित्र जीवन प्रदान करेंगे और हम उन सभी लोगों को उन के अच्छ कर्मो के अनुसार अच्छा बदला देंगे। (अल्-नहल)

और जो लोग चाहे पुरुष हों अथवा स्त्रियां मोमिन होने की अवस्था में नेक काम करेंगे तो वे स्वर्ग में प्रवेश करेंगे तथा उन पर खजूर की गुठली के छेद के बराबर (तनिक भी अत्याचार नहीं किया जाएगा। (अल्-निसा)

जो व्यक्ति बुरे कर्म करेगा उसे उस के अनुसार फल मिलेगा और जो कोई ईमान के अनुकूल कर्म करेगा चाहे वह पुरुष हो अथवा स्त्री, परन्तु शर्त यह है कि वह ईमान में सच्चा हो तो वह तथा उस के साथी स्वर्ग में जाएंगे और उन्हें उस में बिना हिसाब ही पुरस्कार दिए जाएंगे। (अल् मोमिन)

हज्जतुलविदा का व्याख्यान

हज़रत सुलेमान सपुत्र अमर सुपुत्र अहवस (अल्लाह उन से हो) वर्णन करते हैं कि मेरे पिता जी ने मुझे बताया कि वह 'हज्जतुलविदा' के अवसर पर हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लअम के साथ हाज़िर थे। इस अवसर पर हुज़ूर ने अल्लाह की स्तुति की तथा उस की बड़ाई वर्णन की और उपदेश देते हुए फ़रमाया कि आप लोग जानते हैं कि यह कौन सा शुभ दिन है जिस की प्रतिष्ठा में वर्णन करने लगा हूं (यह शब्द आप ने तीन बार कहे) लोगों ने निवेदन किया कि हुज़ूर यह दिन हज्जे अक्बर (बड़े हज्ज) का दिन है। इस पर आप ने फ़रमाया कि निस्सन्देह जिस प्रकार आज का दिन शुभ है तथा यह मास पवित्र है और यह भूमि और नगर-पुण्य है। इसी प्रकार अल्लाह ने प्रत्येक प्राणी के प्राण तथा उस की धन-सम्पत्ति को पवित्र ठहराया है। किसी व्यक्ति के प्राण लेना अथवा उसकी धन-सम्पत्ति को अपहरण करना अथवा उस की मान-मर्यादा को हानि पहुंचाना ऐसा ही अन्याय का काम है जैसा कि इस पवित्र मास, इस प्रदेश तथा इस शुभ दिन का अपमान करना। याद रखो जो अपराध करेगा उस का दण्ड उसी अपराध करने वाले को मिलेगा। किसी पुत्र को उसके पिता के किसी अपराध के कारण दण्ड नहीं दिया जाएगा और न ही किसी पिता को उस के पुत्र के अपराध के कारण दण्ड दिया जाएगा। कान खोल कर सुनो किसी मुसलमान को उस के भाई की कोई चीज़ उस की आज्ञा के बिना लेना हलाल एव उचित नहीं। यह भी कान खोल कर सुनो मेरे आने से पहले जो व्यापार ब्याज पर किए जा रहे थे मैं उन को समाप्त करता हूं। केवल मूल धन लेने की अनु-मति है और वही धन हलाल है। इस तरह अर्थात् ब्याज छोड़ने और केवल मूल धन के लेने से न तो तुम किसी पर अत्याचार करोगे और न ही तुम पर किसी प्रकार का अत्याचार किया जाए-गा और अब्दुल मतलिब के सुपुत्र अब्बास के ब्याज का धन (मूल धन के साथ) है क्षमा कर दिया गया है। इसी तरह मेरे आने से से पहले जो ख़ून किए गए हैं उन का अब कोई बदला नहीं लिया जाएगा और पहला ख़ून जिस को हम छोड़ देते हैं वह हारिस सपुत्र अब्दुल मुत्तलिब का है। हारिस बनू लैस के वंश में दूध पीता था और हुज़ैल नाम के व्यक्ति ने उस का वध कर दिया था। ध्यान दे कर सुनो तुम स्त्रियों के साथ अच्छा वर्ताव करो। तम इन स्त्रियों के स्वामी नहीं हो, वह तुम्हारे पास बन्दी के समान हैं। यदि वह स्त्रियां अपना जीवन पवित्र रुप से व्यतीत न करें बल्कि खुले तौर पर बुरा काम करें और तुम्हारी अवज्ञा करें तो तुम उन्हें उन के बिस्तरों में अकेले छोड़ दो तथा उन्हें आवश्यकता अनुसार शारीरिक दण्ड भी दे सकते हो। परन्तु दण्ड में क्रूरता और सख्त न हो। फिर यदि वे आज्ञा पालन करने लग जाए तो फिर उन्हें कष्ट देने का कोई साधन ढूढ़ने का यत्न न करो। यह भी जान लो निस्सदेह तुम्हारे कुछ अधिकार तुम्हारी अपनी पत्नियों पर हैं और इसी तरह तुम्हारी पत्नियों के कुछ अधिकार तुम पर हैं। उन पर तुम्हारा अधिकार यह है कि वे अपना जीवन अच्छे ढंग से व्यतीत करें तथा ऐसे लोगों को तुम्हारे बिस्तर पर न आने दें जिन को तुम बुरा समझते हो बल्कि ऐसे लोगों को घर में आने की आज्ञा ही न दे और जान लो कि स्त्रियों का अधिकार तुम पर यह है कि तुम उन के वस्त्र, वेश-भूषा तथा भोजन आदि का अच्छा प्रबन्ध करो।

(तिर्मिज़ी शरीफ़ अबूवाबुत्तफ़सीर तफ़सीर सरः तौबः)

प्रकाश की ऋतु

"जैसा कि तुम देखते हो कि फल अपने समय पर आते हैं, ऐसा ही प्रकाश भी अपने समय पर ही उतरता है और इससे पूर्व कि वह स्वंय उतरे कोई उसको उतार नहीं सकता एवं जबकि वह उतरे तो कोई उसको बन्द नहीं कर सकता। किन्तु जरुर है कि झगड़े हों और विरोध हो, किन्तु अन्ततः सत्य की विजय है क्योंकि यह कार्य मनुष्य का नहीं है और न किसी मानव सन्तान के हाथों से अपितु इस ख़ुदा की तरफ़ से है जो ऋतुओं को बदलता और समयों को फेरता और दिन से रात और रात से दिन निकालता है। वह अन्धकार को भी पैदा करता है किन्तु चाहता रौशनी को है। वह शिर्क ईश्वर के अतिरिक्त अन्य देवी देवताओं को ईश्वर के बराबर स्थान दे कर उनकी उपासना करना) को भी फैलने देता है किन्तु प्यार उसका "तौहीद" से ही है और नहीं चाहता कि उसका प्रताप दुसरे को दिया जाए। जब से कि मनुष्य पैदा हुआ है (और) उस वक्त तक कि वह नष्ट हो जाए-ख़ुदा का प्राकृतिक विधान यही है कि वह तौहीद का सदैव समर्थन करता है।"

(रुहानी ख़ज़ायन भाग-15, पृष्ठ 35, मसीह हिन्दुस्तान में)

अए ख़ुदा अए कारसाज़ो ऐब पोशो किर दिगार,
अए मेरे प्यारे मेरे मोहसिन मेरे परवरदिगार
यह सरासर फ़ज़्लो एहसां है कि मैं आया पसन्द,
वरना दरगह में तेरी कुछ कम न थे ख़िदमतगज़ार ।
दोस्ती का दम जो भरते थे वह सब दुशमन हुए,
पर न छोड़ा साथ तूने अए मेरे हाजतबरार
अए मेरे यारे यगाना अए मेरी जाँ की पनाह
बस है तू मेरे लिए मुझको नहीं तुझ बिन वकार
मैं तो मर कर ख़ाक होता गर न होता तेरा लुत्फ़,
फिर ख़ुदा जाने कहां यह फेंक दी जाती ग़ुबार ।
अए फ़िदा हो तो तेरी राह में मेरा जिस्मो जानो, दिल,
मैं नहीं पाता कि तुझ सा कोई करता हो प्यार ।
इब्तिदा से तेरे ही साया में मेरे दिन कटे,
गोद में तेरी रहा मैं मिस्ल तिफ़्ल-ए-शीर ख़्वार ।
नस्ल इन्सां में नहीं देखी वफ़ा जो तुझ में है,
तेरे बिन देखा नहीं कोई भी यार-ए-ग़मगुसार ।
लोग कहते हैं कि नालायक़ नहीं होता क़बूल,
मैं तो नालायक़ भी होकर पा गया दरगह में बार ।
इस कदर मुझ पर हुई तेरी इनायातो करम,
जिनका मुश्किल है कि ता रोज़-ए-क़यामत हो शुमार ।

(रुहानी ख़ज़ायन भाग-21, बाहीन-ए-अहमदिय्या भाग-5
पृष्ठ -127)

लेन देन तथा विनिमय के नियम

सभ्यता के क्षेत्र का पक्ष पारस्परिक लेन देन तथा विनिमय का भी पक्ष है। क्योंकि सदैव मनुष्य पर ऐसे समय आते रहते हैं कि उन समयों में दूसरों से सहायता लेने की आवश्यकता पड़ती है किन्तु चूंकि उनकी वह अवस्था अस्थायी होती है वह उस सहायता को लौटाना भी चाहता है इस अवस्था का उपचार इस्लाम ने ऋण तथा रहन बताया है अर्थात् जब किसी व्यक्ति को आवश्यकतावश रिण आदि लेना पड़े तो धनवानों का कर्त्तव्य है कि ऋण देकर ऐसे व्यक्ति की समुचित सहायता करें चाहे कोई वस्तु ग्रहण रुप में रख कर अथवा यूं ही। इसके लिए इस्लाम ने यह सिद्धान्त निश्चित किया है कि ऋण के लेन देन को लिखित रुप में ले आया जाए यह नियम ऐच्छिक नहीं अपितु इस्लाम ने इसको अनिवार्य कर्त्तव्य का रुप दिया है क्योंकि सभ्यता के क्षेत्र में विकार का एक कारण ऋण की वापसी के कलह और झगड़े भी होते हैं। पवित्र क़ुर्आन में कथन है कि यदि ऋण लेने वाला अनपढ़ है तो वह दूसरों से लिखवाए एवं उस समझौते पर कम से कम दो साक्षियों की साक्षी अंकित हो यह भी आवश्यक है कि ऋण की वापसी के लिए समय निश्चित किया जाए क्योंकि यह देखा गया है कि यदा कदा इस कारण कलह हो जाती है कि ऋण देने वाला समझता है कि थोड़े ही दिनों में रुपये वापस मिल जाएंगे एवं लेने वाला समझता है कि मैं शीघ्र रुपये वापस नहीं दे सकता। पुनः कथन है कि रुपया लेने वाले को चाहिए कि समय पर ऋण चुकाए किन्तु यदि उन घटनाओं के द्वारा जो उसके अधिकार में न थी वह ऋण चुकाने की सामर्थ्य नहीं रखता तो फिर ऋण देने वाले को चाहिए कि अवधि को बढ़ा दे और इस पर सुगमता का समय आने तक वसली को स्थगित कर दे परन्तु यदि ऋण वापस लेने वाले को स्वयं भी अनिवार्य आवश्यकता आ पड़े तो चाहिए कि मुसलमानों में से कोई व्यक्ति उस स्थान के सामर्थ्य रखने वाले लोगों से चन्दा एकत्र करके ऋण चुका दे किन्तु शर्त यह है कि ऋण लेने वाले को कोई वास्तविक विवशता हो। उसके किसी आलस्य उपेक्षा अथवा शरारत और उत्पात का उसमें हाथ न हो। यदि कोई ऋणी व्यक्ति अपना ऋण चुकाए बिना मृत्य को आलिंगन कर ले तो उसकी जायदाद में से ऋण चुकाया जाए। यदि जायदाद भी न हो तो परिजन उसका ऋण लौटाएं यदि परिजन भी न हो तो सरकार उसका ऋण चुकाए।

सरकार और राष्ट्र को विशिष्ठ परिस्थितियों तथा अवस्थाओं में ऋण की वापसी का उत्तरदायी बना कर इस्लाम ने ऋण के नियम को अत्यन्त सुगम बना दिया है। इस नियम की उपस्थिति में धनवान लोगों पर अपने निर्धन भाइयों की सहायता करना अत्यन्त सरल एवं सुगम हो गया है। इस आदेश से लोग अनुचित लाभ भी नहीं उठा सकते क्योंकि प्रथम तो कोई व्यक्ति यह पसन्द नहीं करेगा कि वह अपना रुपया किसी को इस विचार से दे दे कि यदि यह बिना जायदाद के मर गया तो मुझे रुपया राष्ट्र दे देगा दूसरे चूंकि सरकार यह देखेगी कि रिण आवश्यक एवं उचित था मृतक वास्तविक विवशतावश उसको वापस नहीं लौटा सका। रिण देने वाले को यह आशंका भी लगी रहेगी कि कदाचित मेरा रुपया न मिले एवं वास्तविक आवश्यकता पर ही ऋण देगा।

ऐसी सामग्री का विक्रय न करे जिनका निर्माण अशुद्ध मसाले द्वारा हुआ हो एवं उनको विदित हो कि ये अशुद्ध और विकृत है चाहे उनका आकार और आकृति सुन्दर हो। इसी प्रकार इसका भी निषेध है कि जो त्रुटि स्पष्ट है उसे गुप्त रखे। उदाहरणतया अनाज आर्द्र एवं गीला हो गया है तो यह उचित नहीं कि ऊपर शुष्क अनाज रख कर गीले अनाज को छिपाले और इसी प्रकार यह भी उचित नहीं कि जैसे फटे हुए थान के भाग को दबा कर रखे अपितु चाहिए कि त्रुटि को ग्राहक पर भली भांति प्रकट कर दे। यदि कोई व्यक्ति त्रुटि को स्पष्ट किए बिना सौदा बेचता है तो ग्राहक को अधिकार होगा कि माल वापस करके अपना मल्य लौटा ले। इस सम्बन्ध में एक आदेश यह भी है कि सौदा हो चुकने के पश्चात् और माल वसूल कर लेने तथा रुपया देने के पश्चात् सौदा वापस नहीं किया जा सकता।

इसी प्रकार यह आदेश है कि माल के दो मूल्य निश्चित न करे जैसे यह न करे कि चतुर व्यक्ति को अधिक माल दे एवं बच्चा अथवा अपरिचित को कम क्योंकि यद्यपि उसका अधिकार है कि जो चाहे अपने माल का मूल्य निश्चित करे किन्तु उसको यह अधिकार नहीं कि जिस से जो चाहे ले ले। हां, यदि कोई ग्राहक ऐसा है कि उस से कोई विशेष सम्बन्ध है तो कुछ छूट दे सकता है जैसे परिजन अथवा गुरु या कोई पड़ोसी व्यापारी आदि

इसी प्रकार इस्लाम आदेश देता है कि व्यापारी जब किसी वस्तु का विक्रय करे तो या तो उसे लिख ले अथवा उस पर साक्षी ले ले ताकि ऐसा न हो कि एक व्यक्ति पहले किसी के पास एक वस्तु बेचे पुनः ग्राहक पर चोरी का आरोप लगा दे अथवा मूल्य की दोबारह वसुली का दावा कर दे जब ग्राहक पकड़ा जाए तो व्यापारी उसके पास बेचने से इनकार कर दे। अस्तु इस्लाम इन सब बातों का निषेध करता है।

इसी प्रकार इस्लाम आदेश देता है कि कि जो वस्तु कोई खरीदे उसको बिना तोले अथवा देखे दूसरे के आगे न बेचे क्योंकि उसके द्वारा कलह का द्वार खुलता है क्योंकि क्रय में चूंकि दोनों ओर के तर्क वितर्क प्रारम्भ हो जाएंगे।